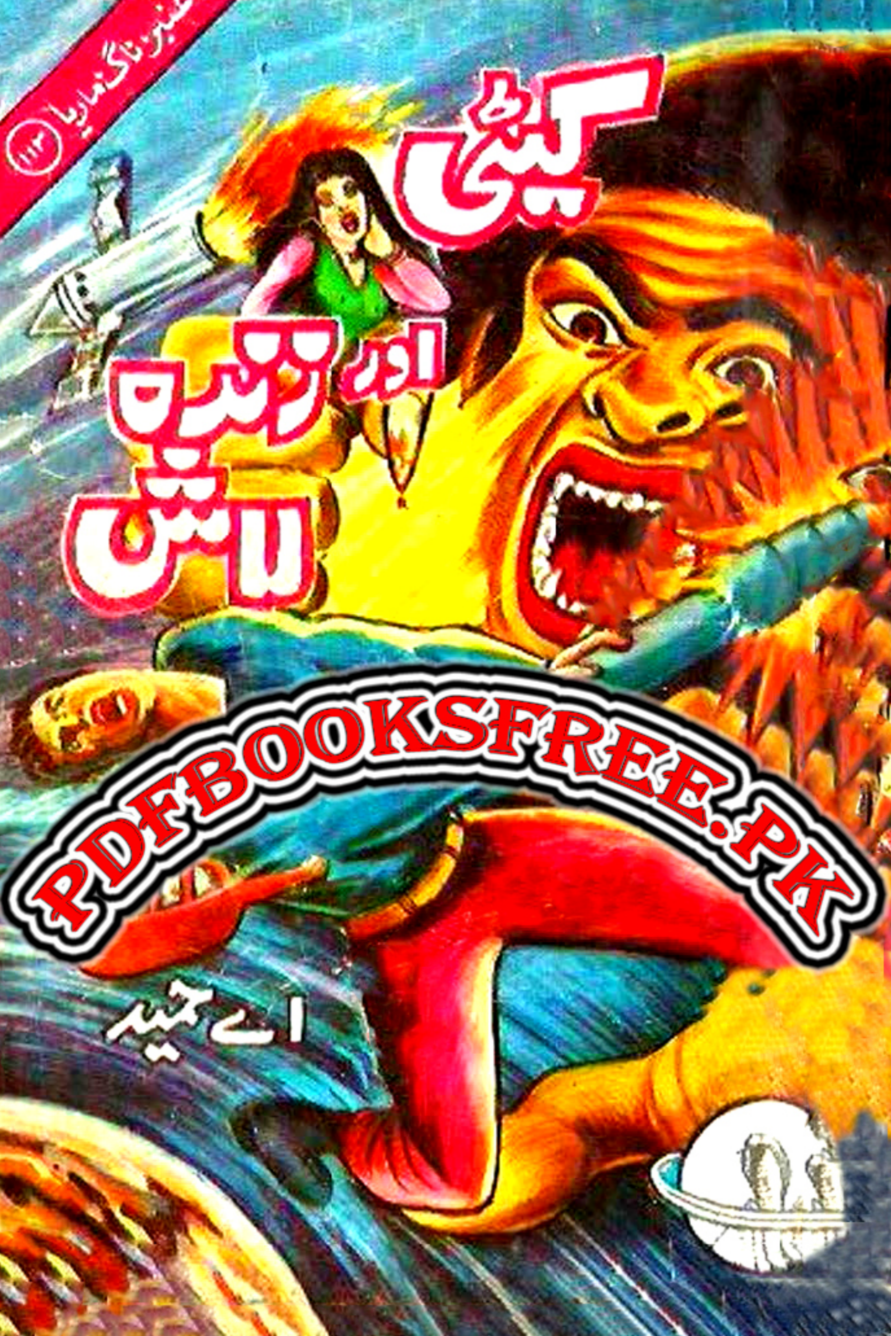
عنبر ناگ ماریا ۱۱۳
کیٹی
اور زندہ لاش
PDFBOOKSFREE.PK
اے حمید

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیارے دوستو!

پچھلے دنوں خوب آپ مصروف رہے۔ امتحان اور امتحانوں کی تیاری میں۔ اور اب آپ سب کو اپنی محنت کے پھل کا انتظار ہو گا۔ انشاء اللہ میرے تمام دوست اعلیٰ نمبروں میں پاس ہوں گے۔ اور مجھے بھی اپنی خوشی میں شریک کرتے ہوئے اپنے نتائج سے آگاہ کریں گے۔

میرے لیے یہ بات ہمیشہ پُر مسرت رہی کہ میرے تمام دوست اپنے خطوط میں یہ ضرور لکھتے ہیں کہ ہم بڑے شوق سے عنبر ناگ ماریا کی کہانی پڑھتے ہیں۔ اور ہم اپنی پڑھائی پر بھی بہت توجہ دیتے ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی آپ عنبر ناگ ماریا کے ساتھ ساتھ اپنے کورس کی کتابوں پر بھی محنت جاری رکھیں گے۔

میری دعا ہے کہ اللہ آپ سب کو کامیاب کرے۔

تمہارا انکل

اے حمید۔

۴۵۴- این راہ چمن سمن آباد لاہور

قیمت ۵۰/۱ روپے

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

۱۹۸۶ء
ناشر : مکتبہ [illegible] لاہور
طابع : [illegible] لاہور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

○ منحوس سیارہ

○ خلائی شٹل کا فرار

○ کیٹی اور زندہ لاش

○ چوتھا تابوت

○ شر دمنی ناگن

منحوس سیّارہ

بجلی کی چمک میں عنبر نے خوفناک بلا کو دیکھا۔

خوفناک بلا نے بھی عنبر کو دیکھ لیا تھا۔ دس فٹ قد کی یہ ڈراؤنی بلا اپنے سانپ ایسے بازوؤں کے نوکیلے پنجے پھیلائے عنبر کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس کا سیاہ خام بالوں بھرا جسم بارش میں بھیگ رہا تھا۔ عنبر نے فوراً غیبی شیشے کا رُخ خوفناک بلا کی طرف کر کے بٹن دبا دیا۔

گول شیشے میں سے روشنی کا دائرہ نکل کر بلا پر پڑا۔ مگر عنبر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ خوفناک بلا پر روشنی کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ غائب ہونے کی بجائے اس کی طرف غراتی ہوئی بڑھ رہی تھی۔ اب اس کے حلق سے دبی دبی غصیلی چیخیں نکلنے لگی تھیں۔

عنبر اٹھ کر دوسری طرف جانے لگا تو خوفناک بلا کے نوکیلے دانتوں والے منہ سے آگ کا ایک شعلہ نکل کر عنبر پر پڑا۔ ایک دھماکے کے ساتھ عنبر کا جسم اوپر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو اچھل کر دُور جا گرا۔ عنبر سمجھ گیا کہ یہ بڑی طاقتور بلا ہے۔ اور اس سے عقل مندی کے ساتھ نمٹا جانا چاہیے۔ عنبر کو اس قسم کے تجربے پہلے ہو چکے تھے کہ کسی عفریت کے منہ سے نکلے ہوئے دھوئیں یا شعلے نے اسے بے ہوش کر دیا یا پتھر بنا دیا۔ اس لیے اب وہ اس قسم کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا۔

چنانچہ عنبر چھلانگ لگا کر پہاڑ کی طرف دوڑا۔ خوفناک بلا نے ایک بھیانک چیخ ماری۔ اس کی چیخ سے پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ وہ عنبر کے پیچھے بھاگی۔ عنبر کے سامنے پہاڑ آ گیا۔ بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ عنبر نے غیبی شیشے کی روشنی کے دائرے کو پہاڑ کی دیوار پر ڈالا تو تڑاخ کی آواز کے ساتھ پہاڑ میں گول سوراخ پڑ گیا۔

عنبر سوراخ میں گھس گیا۔ ایک سرنگ سی وہاں بن گئی تھی۔ عنبر سرنگ میں دوڑا جا رہا تھا۔ سرنگ معلوم ہوتا تھا کہ پہلے ہی سے بنی ہوئی تھی۔ صرف اس کی دیوار بند تھی جو عنبر کے شیشے کی روشنی سے کھل گئی تھی۔ عنبر نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ خوفناک بلا چیخیں مارتی سانپ ایسے بازو بے چینی سے ہلاتی، منہ سے آگ کے

شعلے نکالتی عنبر کے پیچھے چلی آ رہی تھی۔ خوش قسمتی کی بات یہ تھی کہ اس کی رفتار تیز نہیں تھی۔ سرنگ میں آگے جا کر سیڑھیاں آ گئیں۔ جو نیچے اتر رہی تھیں۔ عنبر ان پر دوڑتا ہوا اتر گیا۔

یہاں گھپ اندھیرا تھا مگر عنبر اپنی غیر معمولی بصارت کی وجہ سے اندھیرے میں بھی دیکھ رہا تھا۔ سیڑھیاں ختم ہوئیں تو سامنے ایک دیوار آ گئی۔ عنبر نے پریشان ہو کر پیچھے دیکھا۔ خوفناک بلا سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ وہ غضب کے عالم میں چیخیں مار رہی تھی۔ اس نے ایک بار پھر عنبر پر اپنا شعلہ پھینکا۔ شعلہ عنبر کے جسم سے ٹکرایا اور وہ ایک دھماکے سے اوپر اچھل کر نیچے گر پڑا۔ عنبر نے دیوار کے کونے میں دیکھا۔ وہاں پتھر کی ایک سل کا رنگ سرخ تھا۔ عنبر کے دل میں یہ خیال لہرا گیا کہ یہ دروازہ ہے۔

پوری طاقت سے عنبر نے پتھر کی سل کو دھکا دیا۔ تو سل دوسری طرف جا گری۔ دوسری طرف ایک بڑا دالان تھا جس کی دیواروں پر جنگلی بیلیں سانپوں کی طرح لہرا رہی تھیں۔ یہاں عنبر کو ناگ کی تیز خوشبو محسوس ہوئی۔ خوفناک بلا کھلی ہوئی دیوار کے دروازے پر آ گئی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر کو ان لہراتی ہوئی بھیانک بیلوں کے درمیان ایک گول سوراخ دکھائی دیا جو کافی چوڑا تھا۔ عنبر اس میں گھسنے لگا تو بیلیں سانپ کی طرح اس کے جسم سے لپٹ گئیں۔ اگر عنبر میں غیر معمولی طاقت نہ ہوتی تو وہ بیلوں میں جکڑ کر ہلاک ہو چکا تھا مگر اس نے بیلوں کو توڑ کر اپنے جسم سے علیحدہ کیا اور سوراخ میں گھس گیا۔

یہ سوراخ ایک نالے کی طرح تھا۔ عنبر گھٹنوں کے بل جھکا اس میں سے گزرنے لگا۔ نالہ ختم ہوا تو سامنے ایک تنگ کوٹھڑی تھی، جس کی دیوار پر عنبر نے ناگ کو دیکھا۔ وہ ششدر ہو کر ناگ کو تکنے لگا۔ ناگ کی گردن انسان کی تھی لیکن باقی جسم بڑے اژدہے کا بن چکا تھا۔ عنبر کو دیکھتے ہی ناگ نے کہا:

"عنبر! میرے پیچھے آ جاؤ۔ خوفناک بلا تمہیں بھی میری طرح اژدہا بنا دے گی۔"

عنبر تیزی سے ناگ کے پیچھے آ گیا۔ ناگ چونکہ ایک بہت بڑا اژدہا بنا ہوا تھا اس لیے اس کے کنڈل میں کافی جگہ تھی۔ عنبر اس میں چھپ گیا۔ خوفناک بلا اندر آ چکی تھی۔ ناگ نے خوفناک بلا کی طرف دیکھ کر اپنے منہ سے پھنکار نکالی۔ خوفناک بلا نے چیخ ماری اور ناگ پر

حملہ کر دیا۔

عنبر نے ناگ پر حملہ ہوتے دیکھا تو پیچھے سے نکل کر خوفناک بلا کے عقب میں آ گیا۔ پیچھے آتے ہی عنبر نے اچھل کر خوفناک بلا کو ایک فلائنگ کک ماری۔ عنبر کی کک میں اس قدر طاقت تھی کہ خوفناک بلا سامنے دیوار کے ساتھ جا کر ٹکرائی۔ وہ چیختی ہوئی عنبر کی طرف آئی۔ عنبر نے ایک اور کک لگائی۔ خوفناک بلا اس پر شعلے پھینک رہی تھی مگر عنبر پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

دوسری کک پر خوفناک بلا گھبرا کر پیچھے کو دوڑی اور غراتی، چیختی چلاتی کوٹھڑی سے نکل گئی۔ اس کے جاتے ہی عنبر نے ناگ سے کہا:

"یہ تمہارے ساتھ کیا ہو گیا ناگ؟ کیا تم پھر سے اپنی اصلی شکل میں نہیں آ سکتے؟"

ناگ نے کہا:

"مجھے خوشی ہوئی ہے کہ تم یہاں پہنچ گئے ہو۔ اس خوفناک بلا کے منہ سے جو شعلہ نکلتا ہے اس میں اتنی طاقت ہے کہ وہ انسان کو آدھا سانپ بنا سکتا ہے۔ تم چونکہ عنبر ہو اس لیے تم پر اس کا اثر نہیں ہوا۔ لیکن اس بلا نے مجھے آدھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آژدھا بنا کر یہاں پتھر کر دیا ہے۔ میں نہیں جانتا
کہ اس نے مجھے ہلاک کیوں نہیں کیا۔
عنبر نے کہا:
"کیا یہاں کوئی دوسری مخلوق بھی ہے؟"
ناگ بولا: "میں نے یہاں کسی مخلوق کو نہیں دیکھا
میں جنگل میں گڑھے کے کنارے کھڑا تھا کہ اس
بلا نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ میں اس کے شعلے کے
اثر سے آژدھا سانپ بن گیا۔ اور میرا نچلا دھڑ
پتھر ہو گیا۔ میں نے سانس کھینچ کر دوسری جون
میں آنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا پھر
یہ بلا مجھے کاندھے پر ڈال کر یہاں لے آئی۔"
عنبر کہنے لگا:
"کیا کسی طرح تم اپنی اصل حالت میں نہیں
آ سکتے؟"
ناگ کچھ سوچ کر بولا:
"تم نے غیبی شیشہ اس پر استعمال نہیں کیا؟"
عنبر نے ناگ کو بتایا کہ غیبی شیشے نے خوفناک بلا
پر کوئی اثر نہیں کیا۔ ناگ خاموش ہو گیا۔ عنبر سوراخ کے
پاس جا کر باہر دیکھنے لگا۔ خوفناک بلا کی چیخیں دور سے

سنائی دے رہی تھیں۔ عنبر ناگ کے پاس آ گیا۔
"ناگ! میں تمہیں یہاں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا
میں تمہیں پھر سے اصلی شکل میں دیکھنا چاہتا ہوں
کیا تمہارے نچلے دھڑ میں ذرا سی بھی حرکت نہیں
ہوتی؟"
ناگ کہنے لگا
"میرا نچلا اژدھا کا دھڑ بالکل پتھر کا ہے۔ مجھے نہیں
معلوم کہ اس بلا نے مجھے اژدہا کیوں بنا دیا ہے
ہو سکتا ہے ناگ سے اس کا کوئی خفیہ مقصد
ہو۔ بہرحال اتنا ضرور جانتا ہوں کہ ایک بار یہ
خوفناک بلا میرے پیچھے آ کر میرے اژدہا کے
جسم کو ٹٹول رہی تھی کہ اس کے جسم پر لگے
ہوئے سیاہ بالوں کے لگنے سے میرے جسم میں
تھوڑی سی جان پیدا ہوئی تھی۔ مگر خوفناک بلا جلدی
سے پیچھے ہٹ گئی تھی۔"
عنبر نے کہا:
"اس کا مطلب ہے کہ خوفناک بلا کے بال تمہارے
جسم سے لگتے ہیں تو تمہارے جسم کی طاقت واپس
آ جاتی ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہے۔" ناگ نے کہا۔
عنبر ٹہلتے ہوئے بولا:
"تو پھر میں اس خوفناک مخلوق کو ہر حالت میں ہلاک کروں گا۔"

یہ کہہ کر عنبر سوراخ میں سے باہر نکل گیا۔ ناگ اسے روکتا ہی رہا مگر عنبر جا چکا تھا۔ سرنگ میں جدھر سے خوفناک بلا کی چیخوں کی آواز آ رہی تھی عنبر اس طرف چلنے لگا۔ نالے میں سے گزرنے کے بعد عنبر سانپ ایسی بیلوں کے درمیان سے نکل کر دالان میں آیا تو اس نے دیکھا کہ خوفناک بلا لنگڑاتی ہوئی سرنگ کی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔ عنبر کی فلائنگ کک نے اس کی ایک ٹانگ توڑ دی تھی شاید۔

خوفناک بلا نے بھی عنبر کی موجودگی کو محسوس کر لیا تھا۔ اس نے پلٹ کر عنبر کو اپنی سرخ آنکھوں سے دیکھا۔ اس کا باہر نکلا ہوا ڈیلا تھرتھرا رہا تھا۔ اس کے منہ سے ایک ایسی بھیانک چیخ نکلی کہ ایسی خوفناک چیخ عنبر نے پہلے نہیں سنی تھی۔ اس کے ساتھ ہی بلا نے عنبر پر لپک کر اس کی گردن کو اپنے نوکیلے پنجوں سے دبوچ لیا۔

مگر عنبر نے اپنے جسم کو پتھر کی طرح سخت کر لیا تھا۔

عنبر نے خوفناک بلا کو دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر پوری طاقت سے سامنے والی دیوار پر دے مارا۔ بلا دیوار سے ٹکرا کر نیچے گری تو پھر نہ اٹھ سکی۔ اس کی کمر ٹوٹ کر چکنا چور ہو گئی تھی۔ ظاہر ہے عنبر کی بے پناہ طاقت کا مقابلہ وہ نہیں کر سکتی تھی۔ عنبر نے اچھل کر ایک بھرپور فلائنگ کک خوفناک بلا کی گردن پر ماری۔

خوفناک بلا کی گردن دو ٹکڑے ہو گئی۔ دالان میں ایسی چیخوں کی آوازیں بلند ہوئیں تو ایک بار تو عنبر بھی ڈر کر دیوار کے ساتھ لگ گیا۔ پھر اس نے قریب جا کر دیکھا۔ خوفناک بلا آخری سانس لے رہی تھی۔ عنبر اسے ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا اس کوٹھڑی میں لے گیا جہاں ناگ دیوار کے ساتھ نچلے پتھر کے اژدھی دھڑ کے ساتھ بے بس بیٹھا تھا۔

خوفناک بلا کی لاش کو دیکھ کر ناگ نے خوش ہو کر کہا:

"عنبر! اس کی کھال کے بالوں کو میرے نچلے دھڑ کے ساتھ رگڑو۔ ہو سکتا ہے میرا جسم اصلی حالت میں آ جائے۔"

عنبر نے خوفناک بلا کی بالوں بھری لاش کو اٹھایا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کے بالوں بھرے مردہ جسم کو ناگ کے پچھلے اژدہا کے دھڑ سے رگڑنا شروع کر دیا۔

ناگ نے کہا:

"عنبر! میرے جسم میں جان پڑ رہی ہے۔"

تھوڑی ہی دیر میں ناگ کا نچلا دھڑ انسان کا بن گیا۔ ناگ اپنی انسانی شکل میں عنبر کے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے عنبر کو گلے لگا لیا۔

"عنبر بھائی! تم نے مجھے بہت بڑی مصیبت سے نجات دلا دی۔ ورنہ جانے کب تک یہاں پڑا رہتا۔"

"اب اس سرنگ سے باہر نکلتے ہیں۔"

یہ کہہ کر عنبر نے ناگ کو ساتھ لیا اور وہ نالے اور سرنگ میں سے ہوتے ہوئے نسواری پہاڑ سے باہر آ گئے۔ باہر بارش رک گئی تھی اور آسمان پر بادلوں کے پیچھے صبح کی ہلکی ہلکی روشنی نمودار ہونے لگی تھی۔

ناگ نے کہا:

"شیلا کا کیا حال ہے؟ تم اسے اکیلی چھوڑ کر آئے ہو؟"

عنبر نے کہا:

"اس نے محل کا دروازہ اندر سے بند کر رکھا ہے۔ اور پھر اب تو خوفناک بلا کا کام تمام ہو چکا ہے۔ اسے کوئی کچھ نہیں کہے گا۔"

ناگ بولا: "پھر بھی ہمیں جلد از جلد اس کے پاس پہنچنا چاہیے اس منحوس پہاڑ پر کوئی بھی مخلوق ظاہر ہو کر حملہ کر سکتی ہے۔"

انہوں نے دریا کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ دریا پار کر کے وہ جنگل میں داخل ہونے لگے تو صبح ہو گئی تھی۔

ناگ نے کہا:

"عنبر! اس طرح تو ہمیں شیلا تک پہنچتے پہنچتے بہت دیر ہو جائے گی۔ میں بہت بڑا عقاب بنتا ہوں۔ تم میرے اوپر بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں ہوا میں اڑاتا ہوا لے چلوں گا۔"

عنبر نے مسکرا کر کہا:

"ٹھیک ہے۔ عقاب کی سواری میں نے عرصہ ہوا نہیں کی۔"

ناگ سانس کھینچ کر ایک بہت بڑا عقاب بن گیا۔ عنبر اس کے اوپر بیٹھ گیا۔ ناگ نے اپنے دس دس فٹ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لمبے پَر پھڑپھڑائے اور ہوا میں اوپر اُٹھ گیا۔ پھر اس نے درختوں کے اوپر آ کر خلائی شٹل کی طرف اڑنا شروع کر دیا۔ عنبر بڑے مزے سے ناگ کی عقابی پیٹھ پر بیٹھا ہوا میں اڑنے کا لطف لے رہا تھا۔

ناگ نے اپنی رفتار تیز کر دی اور عنبر کے بال ہوا میں اڑنے لگے۔

ناگ نے پوچھا:

"عنبر! نیچے تو نہیں گرو گے؟"

عنبر نے زور سے کہا:

"نہیں۔ تم چاہے اس سے بھی زیادہ رفتار تیز کر لو۔"

ناگ بولا: "نہیں۔ اتنی رفتار ہی ٹھیک ہے ہم آدھ گھنٹے میں اپنی منزل پر پہنچ جائیں گے۔"

ناگ بڑی تیز اور ہموار رفتار کے ساتھ ہوا میں اُڑتا چلا جا رہا تھا۔ ابھی آدھا گھنٹہ بھی نہیں گزرا ہو گا کہ اسے دُور سے خلائی شٹل کی اوپر والی منزل درختوں میں سے باہر نکلی دکھائی دی۔

"ناگ! خلائی شٹل سے دور ہی زمین پر اتر آنا۔ میں نہیں چاہتا کہ شیلا کو ہماری خفیہ طاقتوں کا

علم ہو۔"

ناگ نے کہا:

"وہ تو میں اتر ہی پڑوں گا مگر تم اپنی اور میری خفیہ طاقت کو شیلا سے کب تک چھپاؤ گے؟"

عنبر نے کہا:

"ناگ! خدا نے اگر ہمیں کوئی خاص طاقت دی ہے تو ہمیں اس کا یونہی مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی دوسروں پر اپنی بڑائی اور رعب جمانا چاہیے۔ ہاں اگر ضرورت پڑ گئی تو شیلا کو بتا دیں گے۔"

"تم نے ٹھیک کہا عنبر! میں اتر رہا ہوں۔"

ناگ خلائی شٹل سے تھوڑی دور جنگل میں خالی جگہ دیکھ کر نیچے اتر آیا۔ زمین پر آتے ہی ناگ انسانی شکل میں آ گیا۔ دونوں پرانے اور پکے دوست خلائی شٹل کی طرف چلنے لگے۔

خلائی شٹل کی دوسری منزل کے شیشے میں سے شیلا نیچے دیکھ رہی تھی۔ عنبر کے ساتھ ناگ کو آتا دیکھ کر شیلا بے حد خوش ہوئی۔ اس نے خلائی شٹل کا فولادی دروازہ کھول دیا۔ عنبر اور ناگ اندر آ گئے۔ دروازہ بند کر دیا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر نے اندر داخل ہوتے ہی کہا:

"شیلا! اب اگر تم دروازہ کھلا بھی رکھو تو کوئی پرواہ نہیں کیوں کہ ہم نے خوفناک طلائی مخلوق کو ہلاک کر دیا ہے۔"

"سچ"؟ شیلا نے بے اختیار کہا:

"تو کیا میں جھوٹ کہہ رہا ہوں؟"

اتنا کہہ کر عنبر نے اپنی جیب سے خوفناک بلا کے منہ کا ایک نوکیلا دانت نکال کر اسے دکھایا۔ یہ دانت واپس آتے ہوئے عنبر نے بلا کے منہ سے توڑ کر اپنی جیب میں رکھ لیا تھا۔

شیلا دانت کو دیکھ کر ڈر گئی۔

"میرے خدا! کس قدر خوفناک دانت ہے۔"

شیلا نے ناگ سے ہاتھ ملایا اور مسکراتے ہوئے بولی:

"ناگ! خدا کا شکر ہے کہ تم واپس آ گئے۔ مگر تم کہاں غائب ہو گئے تھے؟"

عنبر نے شیلا کو خوفناک بلا سے اپنے مقابلہ اور ناگ کے اژدہا بن جانے کی ساری داستان سنائی۔ شیلا تو حیران رہ گئی۔

"عنبر! میرا خیال تھا کہ ناگ غائب ہو کر خوفناک

بلا کو مار ڈالے گا مگر یہ کام تم نے کیا جو عام انسان کی طرح کمزور ہے۔"

عنبر مسکرانے لگا:

"تم ٹھیک کہتی ہو شیلا۔ مگر ایسا ہوا کہ خوفناک بلا خود ہی ایک گہرے کھڈ میں گر کر چکنا چور ہو گئی۔ ناگ غار میں پتھر کا اژدہا بنا ہوا تھا خوفناک بلا کے مرتے ہی ناگ پھر سے انسانی شکل میں آ گیا اور پھر ہم نے اس کا ایک دانت توڑ کر یادگار کے طور پر اپنے پاس رکھ لیا۔"

شیلا نے کہا:

"مجھے یقین نہیں آ رہا کہ ایک انسان اژدہا بھی بن سکتا ہے۔ یہ سائنس کا زمانہ ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔"

ناگ بولا: "تم یہ بھول رہی ہو شیلا کہ یہ ہماری دنیا نہیں ہے بلکہ ایک انوکھا سیارہ ہے۔ یہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔"

شیلا نے عنبر سے کہا:

"عنبر! میں اب بھی یہی کہوں گی کہ اس سیارے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر بھی کوئی انسان ایسا نہیں کہ وہ سانپ یا اژدہا بن جائے۔"

اب ناگ ہنسنے لگا۔

عنبر نے کہا:

"خیر ان باتوں کو چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ ایندھن کا فارمولا کیسا جا رہا ہے؟"

شیلا انہیں لے کر لیبارٹری میں آ گئی۔ اس نے بتایا کہ فارمولا ٹھیک طرح سے کام کر رہا ہے اور دو ایک دن میں وہ ایندھن تیار کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ اس نے کہا:

"یہ ایندھن مائع کی شکل میں ہو گا۔ اس کی ایک بڑی بوتل ہماری خلائی شٹل کو اتنی گیس مہیا کر دے گی کہ وہ میرے اندازے کے مطابق ایک سال تک خلا میں سفر جاری رکھ سکے گی۔"

ناگ نے کہا:

"یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔ مگر شیلا! تمہارے خیال میں ہم اپنی زمین پر کتنے دنوں میں پہنچ جائیں گے۔ کیوں کہ تم خلائی سائنس دان ہو تمہیں ان باتوں کا علم ہو گا۔"

شیلا نے انہیں بتایا کہ اگر خلائی شٹل ٹھیک طرح سے کام کرتی رہی تو وہ ایک ماہ کے بعد اپنی زمین کے مدار میں داخل ہو جائیں گے۔

عنبر نے کہا:

"اور اگر ہماری خلائی شٹل خلا میں بھٹک گئی تو کیا کریں گے؟"

شیلا اداس ہو گئی کہنے لگی:

"عنبر! میں ہر حالت میں اپنی دنیا پر واپس جانا چاہتی ہوں۔ وہاں میرے ماں باپ اور بہن بھائی رہتے تھے۔ ایٹمی جنگ کے بعد ان پر کیا گزری؟ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ لیکن میرا دل کہتا ہے کہ وہ ایٹمی جنگ میں بھی زندہ رہے ہوں گے۔ اور --- اور میں ان سے ضرور ملاقات کروں گی۔"

عنبر نے ناگ کی طرف دیکھا۔ کیوں کہ وہ دونوں زمین پر واپس نہیں جانا چاہتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ناگ کے کہنے کے مطابق وہ ماریا اور کیٹی کو خلا میں چھوڑ کر آیا تھا اور اس کا خیال تھا کہ اپنی دنیا پر جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ انہیں خلا میں رہ کر ہی ماریا اور کیٹی کو تلاش کرنا چاہیے۔ مگر ناگ نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کوئی بات نہ کی۔ وہ دونوں خاموش رہے۔ عنبر نے شیلا
کا اپنے ماں باپ سے ملنے کا شوق دیکھ کر کہا:

"ایسی کوئی بات نہیں شیلا۔ مجھے تو یوں ہی خیال
آ گیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنی زمین پر
ضرور پہنچ جائیں گے اور تم اپنے ماں باپ
اور بہن بھائیوں سے ضرور ملاقات کرو گی۔"

شیلا نے عنبر کا شکریہ ادا کیا اور کہا:

"میں اپنا کام شروع کرنے جا رہی ہوں۔ تم
غذائی گولیاں کھا لینا۔ ڈبی کاک پٹ کے دراز
میں پڑی ہے۔"

شیلا لیبارٹری میں چلی گئی اور عنبر ناگ کاک پٹ
میں آ گئے۔

"عنبر! ہمارا اس خلائی شٹل میں زمین پر جانا بیکار
ہو گا۔ بلکہ ہم وہاں جا کر خواہ مخواہ پھنس جائیں
گے۔ ماریا اور کیپٹن خلا میں ہی کسی سیارے پر
ہیں۔ ہمیں یہاں سے کسی دوسرے سیارے کی
طرف جانا ہو گا۔"

عنبر کہنے لگا:

"میں بھی ایسا ہی سوچتا ہوں مگر ہمیں شیلا سے اس

کا ذکر نہیں کرنا چاہیے۔ وہ اپنے ماں باپ سے
ملنا چاہتی ہے اور ہم اسے نہیں روک سکتے۔"

ناگ نے کہا:

"لیکن ہم بھی ماریا اور کیپٹن سے ملنا چاہتے ہیں
ہمارا بھی اس کے ساتھ جانا مناسب نہیں۔ ہم زمین
پر واپس جا کر کیا کریں گے؟ ہو سکتا ہے ہمیں
زمین پر سے واپس خلا میں جانے کا موقع
نہ ملے۔"

عنبر نے کہا:

"سوچ لیں گے ناگ سوچ لیں گے۔"

ناگ چپ ہو کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ انہیں غذائی
گولیاں کھانے کی ضرورت نہیں تھی۔ عنبر بھی سامنے والی
کرسی پر نیم دراز ہو گیا۔

ناگ نے سوچتے ہوئے کہا:

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم شیلا کو خلائی شٹل
میں زمین پر واپس بھیج دیں اور ہم اسی سیارے
پر رہ کر یہاں سے خلا میں کسی دوسرے سیارے
پر جانے کی کوشش کریں؟"

عنبر سوچنے لگ گیا۔ پھر بولا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"پہلی بات تو یہ ہے کہ شیلا اکیلی جانا پسند نہیں کرے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہو سکتا ہے یہاں ہمیں ایسا موقع نہ ملے کہ ہم کسی دوسرے سیارے پر جا سکیں اس منحوس سیارے پر چار بازوؤں والی مخلوق ہی رہتی ہے اور ان کے پاس کوئی اڑن طشتری یا راکٹ نہیں ہے۔ کہیں ہم اس سیارے پر ہی قید ہو کر نہ رہ جائیں؟"

ناگ کہنے لگا:

"ہمیں یہ تو تسلی ہو گی کہ ہم خلا میں ہیں۔ یہاں ماریا اور کیپٹن سے ملنے کی امید ہو سکتی ہے۔"

عنبر نے کہا:

"بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ اگر ہم زمین پر جاتے ہیں تو وہاں یہ امید پیدا ہو سکتی ہے کہ ہمیں مریخ کی خلائی مخلوق کا کوئی راکٹ اڑا کر خلا میں سفر کرنے کا موقع مل جائے۔ مریخ کی مخلوق بہرحال جنوبی افریقہ میں موجود ہے۔"

ناگ کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ عنبر بولا:

"اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ماریا اور کیپٹن پہلے ہی

سے زمین پر پہنچ چکے ہوں اور ہماری تلاش میں ہوں۔"

ناگ نے کہا:

"بہرحال تم چاہے کچھ فیصلہ کرو۔ میں تو یہی مشورہ دوں گا کہ ہمیں اس سیارے سے اپنی زمین پر واپس نہیں جانا چاہیے۔"

عنبر نے کہا:

"میرا مشورہ یہی ہے کہ ہمیں بھی واپس اپنی زمین پر جانا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں ہماری ملاقات ماریا اور کیپٹن سے ہو جائے۔"

"جیسے تمہاری مرضی" یہ کہہ کر ناگ اٹھ کر چلا گیا۔

عنبر جانتا تھا کہ ناگ کو اس کا مشورہ پسند نہیں آیا مگر وہ مجبور تھا۔ اس کے سامنے سوائے اس فیصلے کے اور کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ دوپہر کے بعد عنبر نے ناگ کے ساتھ اس موضوع پر مزید بات چیت کی اور اسے شیلا کے ساتھ واپس اپنی زمین پر جانے کے لیے رضامند کر لیا۔

آخر ایک دن شیلا نے عنبر اور ناگ کو خوشخبری سنائی کہ اس نے مائع ایندھن تیار کر لیا ہے۔ یہ ایندھن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیلے مائع کی طرح ایک بڑی بوتل میں بند تھا۔ شیلا نے ایندھن کو خلائی شٹل کی ٹینکی میں ڈال دیا۔ اب ٹیک اوف کرنے کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ انہوں نے سب سے پہلے خلائی شٹل کی پہلی منزل کے ارد گرد اُگی ہوئی جنگلی گھاس کو صاف کیا۔ پھر نائیلون کی سیڑھیاں لگا کر خلائی شٹل کی باہر کی دیواروں کو پالش کیا۔ شٹل کی ساری مشینری کو درست کیا۔ ریڈار اور کمپیوٹر سسٹم کو تین چار بار "چیک" کیا گیا۔ خلائی چارٹ کو دیکھ کر شیلا نے شٹل کے کمپیوٹروں کو اپنی زمین کی سمت فکس کر دیا۔

شیلا عنبر اور ناگ کاک پٹ میں بیلٹس باندھ کر بیٹھ گئے۔ شٹل کے سارے فولادی دروازے بند کر دیئے گئے تھے۔

شیلا نے کہا:

"شٹل پرواز کے لیے تیار ہے۔ او کے؟"

"او کے!" عنبر اور ناگ نے بیک وقت کہا۔

شیلا نے ایک اُلٹی گنتی مکمل ہوتے ہی، ایک سرخ بٹن دبا دیا۔ خلائی شٹل کے نیچے سے آگ کا سرخ شعلہ نکلا جو ایک سیکنڈ کے اندر زرد اور پھر سفید

ہو گیا اور اس نے شٹل کو آہستہ آہستہ اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ شٹل اوپر فضا میں بلند ہو رہی تھی۔ سامنے سکرین پر شیلا، عنبر اور ناگ اپنی اپنی کرسیوں میں جمے ہوئے بیٹھے تھے۔ سکرین پر سیارے کے درخت نیچے ہوتے جا رہے تھے۔

خلائی شٹل نے رفتار پکڑ لی۔ وہ تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی۔ اور دیکھتے دیکھتے وہ آسمان کی بلندیوں میں پہنچ گئی۔ عنبر ناگ اور شیلا نے اپنی اپنی بیلٹیں کھول دیں۔ شیلا بڑی تیزی سے مختلف سوئچوں کو دبا رہی تھی۔ اس نے خلائی شٹل کا رُخ زمین کی طرف کر دیا تھا۔

وہ خوش ہو کر بولی:

"ہماری شٹل کا رُخ اب اپنی پیاری زمین کی طرف ہے اگر ہر شے ٹھیک طرح سے کام کرتی رہی تو ہم ایک مہینے کے اندر اندر اپنی زمین پر پہنچ جائیں گے۔"

ناگ نے کوئی جواب نہ دیا۔

عنبر بولا:

"خدا نے چاہا تو ہم ضرور پہنچ جائیں گے اپنی منزل پر۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خلائی شٹل کی رفتار سیارے کے مدار سے نکلنے کے بعد انتہائی تیز ہو گئی تھی۔ سکرین پر خلا کا سیاہ آسمان نظر آ رہا تھا جہاں دُور دُور سرخ رنگ کے ستارے اور سیارے دمک رہے تھے۔

○

خلائی شٹل کا فرار

خلا میں سفر کرتے شٹل کو پندرہ دن گزر گئے۔

شیلا خوش تھی کہ زمین کی طرف آدھا راستہ طے ہو گیا تھا۔ پندرھویں دن کی شام تھی کہ عنبر نے ایک دم سے چونک کر ناگ کی طرف دیکھا۔ شیلا انجن روم میں تھی۔

عنبر نے کہا:

"تم نے کچھ محسوس کیا ناگ؟"

ناگ نے گہرا سانس لیا اور بولا:

"عنبر! حیرت کی بات ہے۔ مجھے ماریا اور کیٹی کی ہلکی سی خوشبو آئی ہے۔"

عنبر بولا: "میں بھی تمہیں یہی کہنے والا تھا۔ مجھے بھی ماریا اور کیٹی کی خوشبو آ رہی ہے۔ مگر یہ خوشبو بہت ہلکی ہے۔"

"ہاں" ناگ بولا: "ایک لہر سی آتی ہے اور خوشبو پھر غائب ہو جاتی ہے۔ مگر یہاں ان کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوشبو کہاں سے آ گئی ؟"

عنبر نے کہا :

"ناگ ! یہ خوشبو شٹل کے اندر سے نہیں بلکہ شٹل کے باہر خلا سے آ رہی ہے "

اس کے ساتھ ہی دونوں دوست اٹھ کر کھڑکی کے شیشے میں سے باہر خلا میں دیکھنے لگے ۔ خلا میں ہلکی نیلی روشنی سی پھیلی ہوئی تھی ۔ آسمان کا رنگ بالکل سیاہ تھا ۔ دُور دُور سیارے سرخ انگاروں کی طرح دہک رہے تھے ۔

عنبر نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا :

"ناگ ! تمہیں وہ گول سی چیز نظر آ رہی ہے :"

"ہاں" ناگ اور دیکھ کر بولا : "مگر یہ تو کوئی مصنوعی سیارچہ ہے :"

عنبر نے کہا :

"مجھے یقین ہے کہ ماریا اور کیٹی کی خوشبو اسی مصنوعی سیارے میں سے آ رہی ہے ۔"

"تو تمہارا خیال ہے کہ ماریا کیٹی اس کے اندر ہیں ؟"

ناگ کے اس سوال پر عنبر نے سنجیدگی سے کہا :

"ہاں ناگ ! یہ مصنوعی سیارچہ نہیں بلکہ کوئی خلا میں بھٹکا ہوا خلائی جہاز ہے ۔ یقیناً ماریا اور کیٹی

اسی خلائی جہاز میں ہیں ۔ دیکھو ۔ خوشبو اب بھی آ رہی ہے ان کی :"

ناگ نے دو تین بار سانس لیا اور خوش ہو کر بولا :

"تمہارا اندازہ بالکل درست ہے عنبر ! واقعی ماریا اور کیٹی کی خوشبو یہاں تک آ رہی ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اس خلائی جہاز کی طرف جانا ہو گا :"

عنبر نے کہا :

"شیلا سے بات کرتے ہیں :"

انہوں نے شیلا کو انجن روم سے بلا کر خلا میں بھٹکتا ہوا خلائی جہاز دکھایا تو وہ بولی :

"خلا میں اس قسم کی چیزیں گردش کرتی ہی رہتی ہیں ۔ ان سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے :"

عنبر نے کہا :

"لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس خلائی جہاز میں ہماری دو بہنیں ماریا اور کیٹی بند ہیں :"

شیلا تو حیرانی سے عنبر کا منہ تکنے لگی :

"یہ ۔۔۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو عنبر ! تمہاری بہنیں اور ۔۔۔ اس بھٹکتے ہوئے خلائی جہاز میں ؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"شیلا کو اصل بات بتا دو عنبر!"
عنبر نے مختصر لفظوں میں کچھ چھپاتے ہوئے شیلا کو صرف اتنا بتایا کہ ماریا اور کیٹی اس کی دو بہنیں ہیں جن سے وہ بہنوں کی طرح پیار کرتے ہیں۔ ہم چاروں بہن بھائی اکٹھے ہی زمین پر سیر و سیاحت کرتے ہوئے مریخ کی لیبارٹری میں غائب ہوئے تھے۔

"ہم نے تمہیں ماریا اور کیٹی کے بارے میں اس لیے نہیں بتایا کہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔"
شیلا نے کہا:
"مگر تمہیں یہ کیسے پتہ چل گیا کہ تمہاری بہنیں ماریا اور کیٹی اس بھٹکتے ہوئے خلائی گولے میں ہیں؟"
یہ بڑا مشکل سوال تھا اور اس کا جواب دینا اس سے زیادہ مشکل تھا۔ عنبر نے ناگ کی طرف ایک بار پھر دیکھا۔ اب ناگ نے کہا:
"بات یہ ہے شیلا کہ ہمارے جسموں میں سے مریخ کی لیبارٹری میں جانے کے بعد ایک خاص خوشبو نکلنا شروع ہو گئی تھی جس کو ہم سونگھ لیتے ہیں۔ اس وقت بھی ہمیں اپنی دونوں بہنوں ماریا اور

کیٹی کی خوشبو آ رہی ہے اور یہ خوشبو اسی خلائی جہاز سے آ رہی ہے۔"
شیلا نے پریشان سا ہو کر کہا:
"اب تم کیا چاہتے ہو؟"
عنبر نے کہا:
"ہم چاہتے ہیں کہ تم خلائی شٹل کو اس خلائی جہاز کے پاس لے چلو تاکہ ہم اس میں پھنسی ہوئی اپنی دونوں بہنوں کو نکال کر اس شٹل میں لے آئیں کیا تم ایسا کر سکتی ہو؟"
شیلا نے کہا:
"یہ تمہاری بہنوں کی زندگی کا معاملہ ہے۔ میں کیسے انکار کر سکتی ہوں۔ لیکن خلائی شٹل اس کے زیادہ قریب نہیں جا سکتی۔ میں شٹل کو بھٹکتے ہوئے گولی جہاز سے کچھ دور خلا میں رکھوں گی اور پھر ہم میں سے کسی کو خلائی سوٹ پہن کر خلا میں چہل قدمی کرتے ہوئے اس جہاز تک جانا ہو گا۔"
عنبر نے کہا:
"یہ کام میں کر لوں گا۔ تم شٹل کو خلائی جہاز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے قریب لے کر چلو؟

شیلا نے خلائی شٹل کے کچھ سوئچ بدلے۔ کئی ایک بٹن دبائے۔ کمپیوٹر پر جھک کر دیکھا اور خلائی شٹل نے خلا میں بھٹکتے ہوتے جہاز کی طرف رُخ کر لیا۔ عنبر اور ناگ بے تابی سے کھڑکی کے شیشے میں سے باہر دیکھ رہے تھے۔ گول خلائی جہاز ان کی شٹل کے قریب آ رہا تھا۔ انہیں ماریا اور کیپٹن کی خوشبو بھی زیادہ تیز آنے لگی تھی۔

شیلا کاک پٹ کی کرسی پر بیٹھی سکرین پر خلائی جہاز کو تک رہی تھی۔ وہ بڑی مہارت سے خلائی شٹل کو گول جہاز کے قریب لا رہی تھی۔ اس نے عنبر سے کہا: "عنبر خلائی سُوٹ پہن کر تیار ہو جاؤ۔"

عنبر نے خلائی سوٹ پہننا شروع کر دیا۔ اتنی دیر میں شیلا خلائی شٹل کو خلا میں بھٹکتے ہوئے جہاز کے قریب ایک فاصلے پر لے آئی اور اس نے اپنی شٹل کی رفتار کو خلائی جہاز کی رفتار کے ساتھ ملا دیا۔ جب دونوں کی رفتار ایک جتنی ہو گئی تو دونوں جہاز خلا میں ساکت نظر آنے لگے۔

شیلا نے عنبر سے کہا:

"عنبر اب تم خلائی گیٹ سے نکل کر جہاز پر پہنچو۔"

عنبر کے ساتھ نائیلون کی ایک رسّی بندھی ہوئی تھی۔ وہ خلائی سوٹ میں تھا۔ شٹل کا عقبی خلائی دروازہ، دو دروازوں کے درمیان میں بنا ہوا تھا۔ عنبر یہاں سے خلا میں پھسل گیا۔ خلا میں آتے ہی وہ تیرنے لگا۔ اس کے خلائی سوٹ میں پیچھے کی جانب ایک چھوٹا سا راکٹ لگا تھا۔ عنبر نے اپنے دستانے میں لگے ہوئے بٹن کو دبایا۔ راکٹ چلنے لگا اور عنبر نے خلا میں آہستہ آہستہ بھٹکتے ہوئے خلائی جہاز کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔

ماریا اور کیپٹن کی خوشبو ایسی تھی کہ وہ شٹل کی فولادی چادر کو بھی چیر کر عنبر اور ناگ تک پہنچ گئی تھی۔ عنبر کو خلائی سوٹ کے اندر بھی ماریا اور کیپٹن کی خوشبو برابر آ رہی تھی۔ عنبر آہستہ آہستہ خلائی جہاز کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ خلائی شٹل میں شیلا اور ناگ بے چینی سے عنبر کو خلا میں سفر کرتے دیکھ رہے تھے۔

عنبر گول خلائی جہاز کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ اس کو خلائی جہاز کے اوپر لگا ہوا گول شیشہ اب صاف نظر آنے لگا تھا۔ یہ گول خلائی جہاز ایک بڑے گنبد کی طرح تھا اور اس میں سے چار انٹینا باہر نکلے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے تھے۔ خلائی جہاز گھوم نہیں رہا تھا بلکہ ایک جگہ رکا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ اگرچہ وہ خلائی جہاز میں انتہائی رفتار سے سفر کر رہا تھا۔ مگر چونکہ عنبر کی رفتار بھی اتنی ہی تھی جتنی خلائی جہاز کی تھی اس لیے دونوں ایک جگہ پر ٹھہرے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

عنبر کا راکٹ اسے آہستہ آہستہ خلائی جہاز کے اوپر لے آیا۔ عنبر کے خلائی سوٹ کے اندر مائیکروفون لگا تھا۔ اس نے شیلا سے کہا:

"میں خلائی جہاز کے اوپر پہنچ گیا ہوں۔ اس کے اوپر شیشہ لگا ہے۔ میں شیشے میں سے نیچے دیکھنے لگا ہوں۔"

شیلا نے کہا:

"او کے عنبر! میں تمہیں دیکھ رہی ہوں۔ ناگ بھی تمہیں دیکھ رہا ہے۔"

عنبر آہستہ سے گول خلائی جہاز کے اوپر آ گیا۔

گول جہاز کی سطح پر رکتے ہی عنبر نے شیشے میں سے نیچے جھانکا۔ اس نے دیکھا کہ خلائی جہاز کے اندر گول کمرہ ہے۔ اسے معلوم تھا کہ وہ ماریا کو نہیں دیکھ سکے گا۔ کیوں وہ غائب ہو گی اور صرف کیٹی ہی اسے نظر

آئے گی۔ لیکن چونکہ اسے ماریا کی خوشبو بالکل صاف آ رہی تھی اس لیے اسے یقین تھا کہ ماریا خلائی جہاز کے اندر ہی ہے۔ اسے تھیوسانگ کا بھی خیال تھا کہ ضرور وہ بھی اسی خلائی جہاز کے اندر ہو گا۔

مگر عنبر نے دیکھا کہ خلائی جہاز کے گول کمرے کے اندر کیٹی کاک پٹ کی فولادی کرسی پر بے ہوش پڑی ہے۔ تھیوسانگ وہاں نہیں تھا۔ عنبر نے مائیکروفون پر شیلا کو کہا:

"ناگ سے کہو کہ مجھے کیٹی نظر آ گئی ہے مگر تھیوسانگ نہیں ہے۔ کیٹی بے ہوش ہے۔"

شیلا نے ناگ کو مائیکروفون دے دیا۔

ناگ نے بے تابی سے پوچھا:

"ماریا کہاں ہے؟"

عنبر نے کہا:

"وہ مجھے نظر نہیں آ رہی مگر اس کی خوشبو برابر آ رہی ہے۔ وہ ضرور خلائی جہاز کے اندر ہی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ بھی بے ہوش ہو گئی ہو۔ میرا خیال ہے اس جہاز کو کوئی حادثہ پیش آیا ہے۔"

ناگ نے کہا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"جہاز کے ساتھ رسّی باندھ کر اسے اپنی شٹل کی طرف لاؤ۔"

شیلا نے مائیکروفون اپنے ہاتھ میں لے کر کہا:

"عنبر! تمہاری دونوں بہنیں مل گئی ہیں کیا؟"

عنبر نے کہا:

"ایک بے ہوش ہے۔ دوسری کا کوئی پتہ نہیں۔"

عنبر شیلا کو یہ نہیں بتانا چاہتا تھا کہ ماریا غائب حالت میں ہے۔

شیلا نے کہا:

"رسّی کا ہک خلائی جہاز کے انٹینا میں باندھ کر واپس آ جاؤ۔ ہم خلائی جہاز کو اپنی شٹل کی طرف کھینچ لیں گے۔ او کے۔ جلدی کرو۔"

عنبر نے اپنے خلائی سوٹ کی دوسری نائیلون کی رسّی کے ہک کو خلائی جہاز کے اوپر والے انٹینا ——— کے ساتھ باندھا اور آہستہ سے پیچھے ہٹ گیا۔ اب اس نے اپنا رُخ خلائی شٹل کی طرف کر لیا۔ اس نے راکٹ کو فائر کیا اور وہ خلائی شٹل کی طرف بڑھنے لگا۔

خلائی شٹل میں جانے کے بعد عنبر نے اپنا خلائی سوٹ اتار دیا اور ناگ سے کہا:

"کیپٹن جہاز کے کاک پٹ میں بے ہوش پڑی ہے۔"

ناگ نے کہا:

"اور ماریا؟"

عنبر بولا: "ہو سکتا ہے وہ اندر ہو۔ کیوں کہ اس کی خوشبو بھی آ رہی ہے۔ شیلا کو اس کے بارے میں کچھ نہ بتانا۔"

شیلا کاک پٹ میں بیٹھی بڑے غور سے سامنے لگی سکرین کو تک رہی تھی۔ خلائی جہاز آہستہ آہستہ شٹل کی طرف آ رہا تھا۔ عنبر بھی شیلا کے پاس آ گیا۔ شیلا کی ساری توجہ خلائی جہاز کی طرف تھی جو اب شٹل کے بالکل قریب آ گیا تھا۔ پھر یہ جہاز بڑی آہستگی کے ساتھ خلائی شٹل کے نیچے آ کر اس کی چھت کے ساتھ لگ گیا۔ انہیں ٹھک کی آواز آئی تو شیلا تیزی سے کاک پٹ کے پینل سے اٹھی اور بولی:

"ہمیں خلائی جہاز کا اوپر والا دروازہ کھولنا ہو گا میرے ساتھ آؤ۔"

عنبر ناگ اور شیلا خلائی شٹل کے تہہ خانے میں چلے گئے۔ یہاں ایک جگہ گول فولادی دروازہ بنا ہوا تھا۔ شیلا بڑی تیزی سے کام کر رہی تھی۔ اس نے ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بٹن دبایا تو فولادی دروازہ ہلکی سی آواز کے ساتھ کھلتا چلا گیا۔ اس کے کھلنے کے بعد عنبر اور ناگ کو خلائی جہاز کا اوپر والا حصہ نظر آنے لگا جو خلائی شٹل کے فرش پر باہر کی جانب لگا تھا۔

شیلا خلائی جہاز کی چھت پر آ کر اس کے اوپر والے دروازے کو کھولنے لگی۔ وہاں ایک ایمرجنسی بٹن باہر کی جانب لگا تھا۔ شیلا کو اس ساری ٹیکنیک کا علم تھا۔ بٹن دباتے ہی خلائی جہاز کا دروازہ ایک طرف کو ہٹ گیا۔

شیلا نے کہا:

"عنبر! سیڑھی نیچے لٹکا دو۔"

عنبر نے المونیم کی سیڑھی نیچے لٹکا دی۔ پہلے شیلا نیچے اتری۔ اس کے بعد عنبر اور ناگ بھی دوسرے خلائی جہاز میں اتر گئے۔ ناگ اور عنبر نے اندر اترتے ہی جو سب سے پہلی چیز محسوس کی یہ تھی کہ خلائی جہاز کے بند کاک پٹ میں کیٹی اور ماریا کی تیز خوشبو بسی ہوئی تھی ناگ اور شیلا نے بے ہوش کیٹی کو سنبھالا اور ناگ اسے کاندھے پر ڈال کر سیڑھی چڑھنے لگا۔ عنبر کے کان میں ماریا کی آواز آئی:

"عنبر! یہ لڑکی تمہارے ساتھ کون ہے؟"

عنبر کو ماریا کی آواز پر اتنی خوشی ہوئی کہ وہ بول پڑا:

"شیلا۔ شیلا ہے۔"

شیلا نے عنبر کی طرف پلٹ کر دیکھا۔ جیسے پوچھ رہی ہو تم کس سے باتیں کر رہے ہو؟

عنبر نے فوراً بات بدل کر کہا:

"شیلا — میں تمہیں کہہ رہا تھا کہ کیٹی بے ہوش کیوں تھی؟"

شیلا اوپر چڑھتے ہوئے بولی:

"لیبارٹری میں جا کر چیک اپ کریں گی۔ تم بھی اوپر آ جاؤ ہمیں اس خلائی جہاز میں زیادہ دیر نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ یہاں ایک عجیب سی گیس پھیلی ہے۔"

ماریا نے عنبر کے کان کے قریب آ کر آہستہ سے کہا:

"تم اس پر میرا راز ظاہر نہیں کرنا چاہتے؟"

عنبر نے آہستہ سے دوسری طرف منہ کر کے کہا:

"ابھی نہیں۔ اوپر ہمارے ساتھ آؤ۔"

یہ سرگوشی بھی شیلا تک پہنچ گئی۔ کیونکہ خلائی جہاز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی فضا بالکل بند تھی۔ اس نے اوپر چڑھتے ہوئے کہا:

"یہ تم اپنے آپ سے کیا باتیں کر رہے ہو؟"

عنبر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بولا:

"کچھ نہیں شیلا۔ تمہیں تو وہم ہو گیا ہے۔"

یہ لوگ گول خلائی جہاز سے نکل کر خلائی شٹل میں آ گئے۔ ماریا بھی ان کے ساتھ ہی تھی۔ کیٹی کو اسی وقت لیبارٹری میں لے جایا گیا۔ شیلا نے چیک اپ کیا اور بولی:

"کسی انوکھی گیس کی وجہ سے یہ بے ہوش ہوئی ہے ابھی ہوش آ جائے گا۔"

پھر وہ عنبر اور ناگ کی طرف دیکھ کر کہنے لگی:

"اس لڑکی کیٹی کے دل کی دھڑکن کی رفتار ہمارے دل کی دھڑکن سے ایک پوائنٹ زیادہ ہے حالانکہ اسے ٹمپریچر بھی نہیں ہے۔ عجیب بات ہے۔"

عنبر اور ناگ نے کچھ نہ کہا، کیوں کہ انہیں معلوم تھا کہ کیٹی ایک خلائی مخلوق ہے اور ہماری زمین کی رہنے والی نہیں ہے۔ شیلا نے فولادی دروازہ بند کر کے اپنے خلائی شٹل کو گول خلائی جہاز سے الگ کر لیا۔ الگ ہوتے ہی شیلا نے اپنی شٹل کی رفتار بھی بڑھا دی۔ رفتار بڑھتی

تو گول خلائی جہاز پیچھے رہ گیا اور خلائی شٹل آگے ہی آگے خلا میں بڑھنے لگی۔

شیلا کاک پٹ میں آ کر بیٹھ گئی۔ کیٹی کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔ ناگ اور عنبر کاک پٹ میں بیٹھے تھے۔ وہ کیٹی کو دیکھنے کا بہانہ بنا کر لیبارٹری میں آ گئے۔ ماریا بھی ان کے ساتھ تھی۔ لیبارٹری میں آتے ہی ناگ نے دروازہ بند کر دیا اور بولا:

"ماریا! خدا کا شکر ہے کہ تم دونوں سے ملاقات ہو گئی مگر کیٹی کیسے بے ہوش ہو گئی؟ تھیوسانگ کہاں ہے؟"

ماریا نے کہا:

"ہم اپنے خلائی جہاز پر سوار ہونے کے لیے ایک سیارے پر سے فرار ہونے والے تھے کہ تھیوسانگ ہم سے بچھڑ گیا۔ وہ ایک الگ جہاز پر سوار ہو کر فرار ہو رہا تھا کیوں کہ سیارے کی مخلوق ہمارے پیچھے لگی تھی۔ تھیوسانگ دوسرے خلائی جہاز کو لے کر خلا میں کسی نامعلوم سمت کو روانہ ہو گیا اور ہمارا جہاز خلا میں بھٹکنے کے لیے سیارے سے ہزار میل دور اوپر آ گیا۔ ہمیں اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خلائی جہاز کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔
ہمیں خلا میں بھٹکتے خدا جانے کتنے دن ہو گئے تھے کہ جہاز کے کاک پٹ میں ایک تیز گیس بھرنے لگی۔ اس گیس نے مجھ پر تو کوئی اثر نہ کیا مگر کیٹی بے ہوش ہو گئی۔ اس کے بعد مجھے تمہاری اور ناگ کی خوشبو محسوس ہونے لگی اس وقت تمہاری خلائی شٹل ہمارے قریب سے گذر رہی تھی۔ پھر جو کچھ ہوا تمہیں معلوم ہی ہے۔"

اب عنبر اور ناگ نے ماریا کو اپنی کہانی بیان کی اور بتایا کہ کس طرح وہ منحوس سیارے کی خوفناک بلا کو ہلاک کرنے کے بعد امریکی خلا باز عورت شیلا کے ساتھ خلائی شٹل میں وہاں سے پرواز کر گئے۔

اتنے میں کیٹی کو ہوش آ گیا۔ اس نے عنبر اور ناگ کو دیکھا تو اس کا چہرہ خوشی سے کھل گیا۔

"عنبر بھیا! ناگ بھائی!"

ناگ نے مسکرا کر کیٹی کو دیکھا اور کہا:

"تم آرام کرو کیٹی۔"

کیٹی بولی: "تم دونوں کو دیکھ لیا ہے۔ اب مجھے آرام کی ضرورت نہیں رہی۔"

پھر کیٹی نے بھی عنبر ناگ سے پوچھا کہ وہ کس خلائی

جہاز میں ہے اور جس لڑکی نے اس کا علاج کیا وہ کون ہے؟

عنبر نے کیٹی کو ساری کہانی سنا ڈالی۔

کیٹی کہنے لگی:

"تھیوسانگ کا ہمیں بہت افسوس ہے عنبر۔ ہم اس کے بغیر زمین پر جا کر کیا کریں گے؟"

عنبر نے کہا:

"ہمارے پاس کوئی اپنی پسند یا ناپسند نہیں ہے کیٹی بہن! ہمیں لامحالہ زمین پر جانا ہی ہو گا۔ کیوں کہ خلائی شٹل کا رُخ ہماری زمین کی طرف ہے۔"

ماریا کہنے لگی:

"تھیوسانگ کا جہاز بھی خلا میں کسی طرف بھٹک رہا ہو گا۔ ہو سکتا ہے راستے میں اس سے ملاقات ہو جائے۔"

ناگ نے کہا:

"اگر ایسا ہو جائے تو بڑی خوش قسمتی کی بات ہو گی۔"

کیٹی کہنے لگی:

"عنبر بھیا! تم سے تو بہت ہی دیر بعد ملاقات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوتی ہے ۔ اچھا زمین پر چل کر تم سے تمہارے سفر کی پوری کہانی سنوں گی۔"

عنبر بولا : "ایک بات یاد رکھنا ۔ ہم نے شیلا کو تمہارے بارے میں صرف اتنا ہی بتایا ہے کہ تم ہماری بہن ہو اور ہم اکٹھے سوڈان کے جنگل میں سیاحت کر رہے تھے کہ مریخ کی مخلوق نے ہمیں پکڑ لیا اور ہم ان کی لیبارٹری میں داخل ہونے کے بعد غائب ہو کر خلا میں پہنچ گئے اور ماریا ، تمہارے بارے میں ہم نے شیلا کو یہ کہا ہے کہ ماریا ہمیں خلائی جہاز میں ملی۔"

ماریا مسکراتے ہوئے بولی :

"میں پہلے ہی سمجھ گئی تھی۔"

کیٹی نے کہا :

"مگر شیلا سے راز داری رکھنے کی کیا ضرورت ہے عنبر بھائی ؟"

ناگ بولا : "اور خواہ مخواہ کسی پر اپنا راز ظاہر بھی تو نہیں کرنا چاہیے ۔ اگر ضرورت پڑی تو شیلا کو اپنے بارے میں بتا دیں گے۔"

عنبر نے کہا :

"ناگ ٹھیک کہتا ہے کیٹی ! ہماری غیر معمولی طاقتیں ہمارا بہت قیمتی راز ہیں اور ہمیں یونہی اس راز کو افشا نہیں کرنا چاہیے۔"

ماریا نے پوچھا :

"ہم کب تک زمین پر پہنچ جائیں گے ؟"

"شاید پندرہ دن اور لگ جائیں۔" ناگ نے جواب دیا۔

کیٹی کہنے لگی :

"کاش ہمیں تھیوسانگ راستے میں مل جائے مجھے اس کا بہت خیال آ رہا ہے۔"

عنبر نے کیٹی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا :

"کیٹی ! ہماری ہزاروں برس کی زندگی اسی طرح گزری ہے ۔ تم کو ہم سے ملے زیادہ دیر نہیں ہوئی مگر تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم ایک دوسرے سے مل مل کر بچھڑ جاتے ہیں یوں سمجھ لو کہ ہم حالات اور سنسنی خیز واقعات کے دھارے پر بہے جا رہے ہیں ۔ اس لیے اگر ہم سے ہمارا کوئی ساتھی بچھڑ جاتا ہے تو ہم اس کے بارے میں زیادہ پریشان نہیں ہوتے بلکہ اپنے ساتھ پیش آنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ولے واقعات کا مقابلہ شروع کر دیتے ہیں۔
کیوں کہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارا ساتھی حالات
اور واقعات کے کسی نہ کسی موڑ پر ہمیں دوبارہ
آ کر مل جائے گا۔

کیپٹن خاموش ہو گئی۔

اتنے میں شیلا اندر آئی۔ وہ بڑی خوش تھی۔ کہنے لگی:

"عنبر ڈیئر! ہماری زمین نظر آنے لگی ہے۔"

ناگ اور عنبر کو اس خبر سے کچھ زیادہ خوشی نہیں
ہوئی تھی۔ کیوں کہ ان کا ایک پیارا ساتھی جھنوسانگ ابھی
تک خلا میں بھٹک رہا تھا۔ پھر بھی عنبر نے بظاہر
مسکرا کر کہا:

"بڑی خوشی کی بات ہے۔"

"خدا کا شکر ہے کہ کیپٹن اب بالکل ٹھیک ہو
گئی ہے مگر اسے ابھی لیٹ کر آرام کرنا چاہیے
عنبر ناگ تم میرے ساتھ آؤ۔ تمہیں سکرین پر
زمین دکھاؤں"

عنبر اور ناگ شیلا کے ساتھ لیبارٹری سے نکل گئے۔
ماریا بھی ان کے ساتھ ہی لیبارٹری سے باہر چلی گئی۔
جاتے جاتے اس نے کیپٹن کو جھک کر کہا:

"میں ابھی آتی ہوں۔"

کیپٹن مسکرانے لگی۔

کاک پٹ میں آ کر شیلا نے سکرین کی طرف اشارہ کیا۔
عنبر ناگ اور ماریا سکرین کو دیکھنے لگے۔ سکرین میں ہماری
پیاری زمین ایک گول گنبد کی طرح نظر آ رہی تھی جس پر بھورے
رنگ کے پہاڑ، سبز رنگ کے جنگل اور نیلے رنگ کا
سمندر نظر آ رہا تھا۔

عنبر نے ناگ سے کہا:

"کیا یہ ہماری اصلی زمین ہے ناگ؟"

شیلا نے ہنس کر کہا:

"تو کیا ہماری کوئی نقلی زمین بھی ہے؟"

عنبر اسے کیا بتاتا کہ وہ اسی قسم کی ایک نقلی زمین
پر سے بھی ہو آئے ہیں جہاں پر اصلی دنیا میں گذرے
ہوئے واقعات دوبارہ گذر رہے تھے۔ وہ خاموش رہا۔

ناگ بولا: "میرا خیال ہے کہ یہ ہماری اصلی
زمین ہی ہے۔"

ماریا بھی پینل کے قریب کھڑی سکرین کی طرف دیکھ
رہی تھی۔ بے دھیانی میں ماریا نے پینل پر پڑی ہوئی
ایک قینچی کو اٹھا لیا۔ شیلا بڑی خوش تھی کہنے لگی:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"مجھے پوری امید ہے کہ میرے باپ ماں ضرور میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔"

وہ پینل پر بیٹھ گئی اور ادھر اُدھر دیکھ کر بولی:

"قینچی کہاں چلی گئی؟ ابھی میں نے اسے یہاں دیکھا تھا۔"

قینچی ماریا کے ہاتھ میں تھی۔ عنبر اور ناگ سمجھ گئے کہ قینچی ماریا کے پاس ہی ہو سکتی ہے ورنہ وہ کبھی غائب نہ ہوتی۔ شیلا ادھر اُدھر تلاش کرنے لگی۔ ماریا نے خاموشی سے قینچی پینل پر رکھ دی۔ شیلا نے قینچی کو دوبارا پینل پر پڑے دیکھا تو اور زیادہ حیران ہو کر بولی:

"یہ کیا جادوگری ہے؟ یہ قینچی اچانک یہاں کیسے آ گئی؟"

عنبر نے مسکرا کر کہا:

"اسے میں نے اُٹھا لیا تھا۔"

شیلا بھی اس شرارت پر مسکرا دی۔

خلائی شٹل بڑی تیزی سے زمین کی طرف جا رہی تھی۔ آخر خلائی شٹل خلاء سے نکل کر زمین کے مدار میں داخل ہو گئی۔ مدار میں داخل ہوتے ہی شٹل کو ایک شدید جھٹکا لگا اور اس کی رفتار بے حد تیز ہو گئی۔

شیلا کنٹرول پر بیٹھی تھی۔ اس نے شٹل کے راکٹ چلا دیئے جو شٹل کے آگے لگے تھے جس کی وجہ سے اس کی رفتار معمول پر آ گئی۔

اب خلائی شٹل نے آہستہ آہستہ براعظم امریکہ کی ریاست میکسیکو کے خلائی اڈے پر اترنا شروع کر دیا۔ طویل رَن وے پر دوڑتی ہوئی شٹل خلائی اڈے کے کنٹرول ٹاور کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔ شیلا نے باہر نکل کر دیکھا کہ سوائے کنٹرول ٹاور کے چھوٹی سی عمارت کے وہاں کوئی عمارت نہیں تھی۔ ہر طرف ملبے کے ڈھیر پڑے تھے۔ عنبر، ناگ، کیٹی اور ماریا بھی وہیں کھڑی تھی۔

عنبر نے کہا:

"ہماری دعا ہے کہ تمہارے ماں باپ سلامت ہوں شیلا! لیکن تیسری عالمگیر جنگ نے تقریباً ساری دنیا کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔"

اس تباہی کو دیکھ کر شیلا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ وہ آنسو پونچھتی ہوئی بولی:

"مجھے یقین ہے میرے ماں باپ اور بہن بھائی زندہ ہوں گے۔"

عنبر نے پوچھا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تمہارا کیا پروگرام ہے؟"

شیلا بولی: "ہمارا گھر واشنگٹن سے ایک سو میل دُور بالٹی مور میں تھا۔ میں وہاں جاؤں گی۔"

ناگ نے کہا:

"ہم اپنی گمشدہ بہن ماریا کی تلاش میں جنوبی امریکہ کے ملک برازیل کو جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔"

دراصل وہ اب شیلا سے الگ ہو جانا چاہتا تھا۔

شیلا اداس لہجے میں کہنے لگی:

"کیا تم اپنی بہن کو اکیلی چھوڑ دو گے؟ جب کہ میرے پاس ایک سائیکل تک نہیں کہ جس پر سوار ہو کر میں سفر کر سکتی؟"

عنبر نے کہا:

"تم فکر نہ کرو شیلا! ہم تمہیں تمہارے گھر تک چھوڑنے جائیں گے۔"

پھر اس نے ناگ کی طرف دیکھا اور بولا:

"ہاں ناگ! ہمیں شیلا کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے۔"

کیٹی نے بھی عنبر کا ساتھ دیا اور بولی:

"عنبر ٹھیک کہتا ہے۔ ہم شیلا بہن کو اس کے گھر پہنچا کر آئیں گے۔ وہ ہمیں یہاں تک لائی ہے تو

ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم بھی اسے اس کے گھر تک پہنچائیں۔"

ماریا بھی اس فیصلے سے خوش ہوئی، کیوں کہ شیلا کو اکیلا چھوڑ دینے کے وہ بھی حق میں نہیں تھی۔ اس فیصلے سے شیلا بہت خوش ہوئی۔

ناگ بولا: "میرا مطلب شیلا کو اکیلی چھوڑ دینا نہیں تھا۔ میں نے تو ویسے ہی کہا تھا کہ ہمارا پروگرام برازیل جانے کا ہے۔"

عنبر نے ناگ سے کہا:

"ٹھیک۔ میں سمجھ گیا۔ لیکن ہمیں اس بات کی خوشی بھی ہے کہ یہ واقعی ہماری اصلی دنیا ہے۔"

ناگ نے آہستہ سے جواب دیا:

"لگتا تو ایسا ہی ہے۔ آگے کچھ پتہ نہیں۔"

اور انہوں نے چلنا شروع کر دیا۔ کنٹرول ٹاور کے دروازے کے سامنے ایک چھوٹا سا گیراج تھا جس کی چھت کافی اونچی تھی۔ شیلا کا چہرہ خوشی سے کھل گیا کہنے لگی:

"عنبر! دُعا کرو کہ اس کے اندر کوئی چھوٹا ہوائی جہاز محفوظ پڑا ہو۔"

انہوں نے گیراج کا دروازہ کھول دیا۔ شیلا نے خوشی سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نعرہ لگایا، کیوں کہ گیراج کے اندر نیلے اور سفید رنگ کا ایک بڑا ہیلی کاپٹر کھڑا تھا۔ ہیلی کاپٹر کی ٹینکی پٹرول سے بھری ہوئی تھی۔ شیلا نے مشینری کو چیک کیا۔

"ہر شے بالکل ٹھیک ہے۔ میں چھت اُوپر اٹھاتی ہوں۔"

شیلا نے گیراج کی دیوار پر لگی ایک ہتھی کو نیچے کر دیا۔ گیراج کی چھت آہستہ آہستہ اوپر اُٹھتی ہوئی ایک طرف ہو گئی۔ شیلا نے کہا:

"اس میں سوار ہو جاؤ۔ ہمارا راستہ اب آسانی سے کٹ جائے گا۔"

عنبر، ناگ، ماریا اور کیپٹن ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔

عنبر نے کہا:

"بالٹی مور یہاں سے بہت دور ہے۔ کیا یہ پٹرول اتنی دُور تک ساتھ دے سکے گا؟"

شیلا بولی: "راستے میں کہیں نہ کہیں ہمیں گیس مل جائے گی۔"

عنبر اور ناگ مسکرا دیئے، کیوں کہ ابھی شیلا کو اندازہ ہی نہیں تھا کہ ایٹمی جنگ نے براعظم امریکہ میں کیا تباہی مچا دی تھی۔ شیلا نے انجن سٹارٹ کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کے

بڑے بڑے پنکھے گردش کرنے لگے۔ پھر وہ آہستہ سے جھولتا ہوا زمین پر سے اٹھ کر گیراج کی چھت سے اُوپر اٹھ آیا۔ شیلا نے اسے ایک جھٹکے سے اُوپر اٹھا لیا۔

ہیلی کاپٹر اوپر ہی اوپر کافی بلند پر چلا گیا اور پھر تیزی سے اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ دریاؤں جنگلوں اور ویرانوں کے اوپر سے اڑتا ہوا اپنی منزل بالٹی مور کی طرف چلا جا رہا تھا۔ شیلا یہ دیکھ کر دنگ رہ گئی کہ تیسری عالمگیر جنگ کی ایٹمی تباہی نے ہر طرف قیامت کا سماں پیدا کر دیا تھا۔ جہاں پہلے بڑے بڑے شہر تھے وہاں اب کچھ بھی نہیں تھا اور یا پھر ملبے کے اونچے اونچے ڈھیر لگے تھے۔

دریاؤں کے کنارے کہیں کہیں بچے کھچے لوگ خیموں اور جھونپڑیوں میں پھر سے نئی زندگی شروع کر رہے تھے۔ رات ہو گئی تو انہوں نے ایک جگہ زمین پر اُتر کر آرام کیا۔ رات ایک پہاڑی کے دامن میں گزاری۔ دوسرے دن پھر اپنا سفر شروع کر دیا۔ اسی طرح براعظم امریکہ کے ویران شہروں میدانوں، پہاڑوں اور جنگلوں کے اوپر سے ہوتے ہوئے وہ واشنگٹن شہر میں آ گئے۔

شہر کی تقریباً سبھی اونچی عمارتیں ڈھیر ہو چکی تھیں۔ لگتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کسی بہت بڑے زلزلے نے شہر کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔
شیلا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ وہ یہ سوچ کر پریشان ہو گئی کہ اگر واشنگٹن شہر کا یہ حال ہوا ہے تو بالٹی مور شہر کہاں بچا ہو گا۔ اس کے ماں باپ اور بہن بھائی کہاں زندہ رہے ہوں گے۔ ہیلی کاپٹر بالٹی مور کی طرف اڑ رہا تھا۔ اگرچہ ناگ عنبر اور کیپٹن نے اسے بہت تسلی دی مگر شیلا کی آنکھوں میں اپنے ماں باپ کو یاد کر کے بار بار آنسو آ رہے تھے۔

○

کیپٹن اور زندہ لاش

شیلا اپنے وطن پہنچ گئی۔

ہیلی کاپٹر بالٹی مور کے شہر کے اوپر چکر لگا رہا تھا۔ شیلا پھٹی پھٹی آنکھوں سے نیچے گری پڑی عمارتوں اور جلی ہوئی بسوں اور بندرگاہ کو دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کیوں کہ اس قسم کی تباہی میں اسے اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں سے ملنے کی امید کی شمع بجھنے لگی تھی۔ ناگ عنبر اور کیپٹن اس کا حوصلہ بڑھا رہے تھے۔ ماریا بھی اس کے پاس ہی خاموش بیٹھی تھی اور دل میں خدا وند سے دعا مانگ رہی تھی۔ وہ شیلا کے سامنے نہیں آ سکتی تھی اور نہ اس نے اپنا آپ شیلا پر ظاہر ہی کیا تھا۔ اس کی ضرورت ہی نہیں تھی اور اب ماریا عنبر اور ناگ خوامخواہ اپنی طاقت کی نمائش نہیں کرتے تھے۔

شیلا نے اس جگہ اپنا ہیلی کاپٹر اتار دیا جہاں کبھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ان کا گھر ہوا کرتا تھا۔ شیلا کا گھر غائب ہو چکا تھا۔ شیلا رونے لگی۔ عنبر اور ناگ نے اس کی دل جوئی کی۔

کیپٹن نے کہا:

"شیلا بہن! ہو سکتا ہے تمہارے ماں باپ یہاں سے نکل کر پہاڑوں یا جنگل میں چلے گئے ہوں۔"

عنبر بولا: "ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ چلو ہم سمندر کے کنارے والے جنگل میں انہیں تلاش کرتے ہیں۔"

شیلا نے کوئی جواب نہ دیا۔ خاموشی سے آنسو پونچھنے لگی۔ ناگ نے کہا:

"ہمیں جنگل میں جانا چاہیے۔"

بالٹی مور کی بندرگاہ کے تمام بڑے جنگی جہاز جل کر ٹیڑھے میڑھے ہو گئے تھے۔ کچھ لوگ جو بچ گئے تھے۔ انہوں نے نئے جہاز بنانے شروع کر دیئے تھے۔ عنبر ناگ شیلا اور کیپٹن بندرگاہ پر آ گئے۔ شیلا نے ایک ماہی گیر کو پہچان لیا۔ یہ بوڑھا آدمی تھا اور خاموش ایک جگہ بیٹھا جال کی مرمت کر رہا تھا۔

شیلا نے جا کر سلام کیا۔ بوڑھے ماہی گیر نے اپنا جھریوں بھرا چہرہ اٹھا کر شیلا کو دیکھا۔ مگر اس کی آنکھوں میں خوف اور دہشت تھی۔

شیلا نے کہا:

"انکل جی! تم نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں شیلا ہوں میرے ماں باپ کہاں چلے گئے ہیں؟"

بوڑھے مچھیرے نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا:

"بڑی بھیانک تباہی تھی۔" اور خاموش ہو گیا۔

شیلا نے جب دو تین بار بوڑھے ماہی گیر کو اپنا نام بتایا تو وہ بولا:

"تم شیلا ہو۔ میں نے تمہیں پہچان لیا ہے۔"

شیلا نے بے تابی سے کہا:

"میرے ڈیڈی ممی کہاں ہیں؟"

بوڑھا مچھیرا کچھ دیر ٹکٹکی باندھے سمندر کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر جنگل کی جانب اپنی انگلی کا اشارہ کر کے بولا:

"وہ لوگ جنگل کی طرف بھاگے تھے۔ ابھی یہاں پہلا میزائیل ہی گرا تھا۔ میں نے انہیں بھاگتے دیکھا تھا۔"

شیلا کا چہرہ جذبات سے سرخ ہو گیا۔ اس نے ناگ سے کہا:

"ناگ! میرے ڈیڈی ممی ضرور جنگل میں ہوں گے۔"

وہ واپس آ کر ہیلی کاپٹر میں بیٹھے اور جنگل کی طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرواز کرنے لگے۔

یہ جنگل جو کبھی بہت گھنا ہوا کرتا تھا۔ اب ایٹمی حملوں کی وجہ سے جگہ جگہ سے جل کر راکھ ہو گیا ہوا تھا۔ شیلا بڑے غور سے نیچے دیکھ رہی تھی۔ اس نے ایک جگہ بچے ہوئے درختوں کے پاس ایک جھونپڑی کی طرف اشارہ کرکے کہا،

"وہیں اس جھونپڑی کے پاس اُتر رہی ہوں۔"

ہیلی کاپٹر جھونپڑی کے قریب اتر گیا۔ اسے اُترتے دیکھ کر جھونپڑی میں سے ایک ادھیڑ عمر کا امریکی باہر نکلا اس کے ہاتھ میں بیلچہ تھا۔

شیلا نے چیخ مار کر کہا،

"ڈیڈی!"

وہ بھاگ کر اپنے ڈیڈی سے لپٹ گئی۔ اندر سے شیلا کی ممی اور بہن بھی آ گئیں۔ خوشی سے ان سب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ شیلا نے اپنے بھائی کے بارے میں پوچھا،

ڈیڈی نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا،

"بیٹی! تمہارا بھائی ان درختوں کے پیچھے ہل چلا رہا ہے۔ ہم ایک بار پھر پرانے زمانے میں

آ گئے ہیں۔"

شیلا کا بھائی بھی آ گیا۔ یہ ملن بڑا خوبصورت تھا۔ شیلا نے ناگ عنبر اور کیپٹن کا اپنے ماں باپ اور بہن بھائی سے تعارف کروایا اور اپنی ساری کہانی سنائی۔ اس کی ماں نے کہا،

"بیٹی! اس جنگ نے ساری دنیا کو برباد کر دیا ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہماری جان بچ گئی۔"

شیلا کا بھائی بولا،

"ہماری کاروبار بھی تباہ ہو چکا ہے۔ ہم نے دوبارہ کھیتی باڑی شروع کر دی ہے۔"

عنبر ناگ کیپٹن اور ماریا اس جگہ دو روز رہنے کے بعد آگے چلنے کا پروگرام بنانے لگے۔

شیلا کے باپ نے ان سے کہا،

"میرے بچو! تم کہاں جاؤ گے۔ دنیا میں کوئی جگہ کوئی شہر سلامت نہیں رہا۔ تم ہمارے پاس ہی رہ جاؤ۔"

کیپٹن نے کہا،

"انکل! ہمارا ایک بھائی کھو گیا ہے۔ ہم اس کی تلاش میں ہیں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شیلا بولی: "تم تھیوسانگ کی بات کر رہی ہو؟"
"ہاں" ناگ نے کہا "ہمیں ابھی اپنے اس بھائی کو تلاش کرنا ہے شیلا۔"
عنبر نے پوچھا:
"اس دنیا میں کوئی ایسا ملک بھی ہے جس نے جنگ میں حصہ نہ لیا ہو؟"
شیلا کے باپ نے کہا:
"صرف سوئٹزرلینڈ ایک ایسا ملک ہے جس نے جنگ میں حصہ نہیں لیا تھا۔ مگر کہتے ہیں کہ وہ بھی جنگ کی بربادیوں سے نہیں بچ سکا۔"
ناگ نے کیپٹی کی طرف دیکھ کر کہا:
"ہمیں سوئٹزرلینڈ کی طرف نکل جانا چاہیے۔ تھیوسانگ سے وہاں ملاقات ہونے کا امکان ہے۔"
شیلا اور اس کے ڈیڈی ممی نے انہیں بہت روکا مگر عنبر ناگ اور کیپٹی ان سے اجازت لے کر ہیلی کاپٹر میں یورپ کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہ بحرالکاہل اور بحر اوقیانوس پر سے گزرتے ہوئے یورپ کے براعظم میں داخل ہو گئے۔
ماریا نے کہا:

"سوئٹزرلینڈ اگر جنگ میں غیر جانبدار تھا تو وہاں ضرور آبادی ہو گی اور سائنسی طور پر بھی اسے نقصان نہیں پہنچا ہو گا۔"
کیپٹی بولی: "ماریا ٹھیک کہتی ہے۔ اگر سوئٹزرلینڈ کی خلائی لیبارٹری تباہی سے بچ گئی ہے تو ہم وہاں سے کسی راکٹ میں سوار ہو کر خلا میں تھیوسانگ کی تلاش میں روانہ ہو سکتے ہیں۔"
عنبر نے کہا:
"خیال تو بڑا مناسب ہے۔ مگر بوڑھے نے یہ بھی تو کہا ہے کہ سوئٹزرلینڈ بھی جنگ کی تباہیوں سے نہیں بچ سکا۔"
ناگ بولا: "یہ تو وہاں چل کر ہی معلوم ہو گا۔"
ہیلی کاپٹر میں انہوں نے ایک ویران تیل کے کنوئیں سے جو کسی طرح بچ گیا تھا تیل لیا اور فرانس، سپین اور اٹلی کے اوپر سے ہوتے ہوئے سوئٹزرلینڈ کی برف سے ڈھکی ہوئی وادی میں پہنچ گئے۔ انہوں نے اوپر سے دیکھا کہ دو بلند پہاڑوں کی برف پگھل کر سیلاب کی طرح سوئٹزرلینڈ کے دارالحکومت برن کو بہا کر لے گئی تھی اور سارا شہر کیچڑ میں ڈوبا ہوا تھا صرف کہیں کہیں اونچی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمارتوں کی چھتیں اور مینارے ہی نظر آ رہے تھے۔

عنبر نے کہا:

"جنیوا کے شہر کا رُخ کرو۔ یہاں سپر طاقتوں کے اجلاس ہوا کرتے تھے"

ماریا کہنے لگی:

"یہاں تو دونوں سپر طاقتوں نے ابھی حملے کیے ہوں گے"

ماریا کا اندازہ کسی حد تک درست تھا۔ جنیوا کا شہر بہت حد تک تباہ ہو چکا تھا۔ کہیں کہیں کوئی عمارت اس طرح کھڑی تھی کہ اس کی کھڑکیاں اور دروازے غائب تھے۔ انہیں کسی جگہ کوئی انسان نظر نہ آیا۔

کیپٹن ہیلی کاپٹر چلا رہی تھی۔ اس نے عنبر کے کہنے پر ہیلی کاپٹر جنیوا کی مشہور اور خوبصورت جھیل کے کنارے اتار دیا۔ یہاں کنارے پر ایک پتھر اور لکڑی کی عمارت ابھی تک صحیح سلامت تھی۔ عنبر ناگ ماریا اور کیپٹن اس عمارت میں داخل ہو گئے۔

دسمبر کا مہینہ تھا۔ جگہ جگہ برف پڑی تھی۔ سخت سردی پڑ رہی تھی۔ یہ عمارت ایک منزلہ تھی اندر لکڑی کے فرش والا بڑا کمرہ تھا جس کے آتشدان میں آگ بجھی ہوئی تھی۔

پاس ہی گدے دار آرام کرسیاں پڑی تھیں۔

ناگ نے کہا:

"لگتا ہے یہاں جنگ نہیں آئی"

کمرے میں لکڑی کی سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔

ماریا نے کہا:

"میں اوپر جا کر دیکھتی ہوں"

عنبر ناگ اور کیپٹن باہر سے لکڑیاں اٹھا کر لائے اور آتش دان میں آگ روشن کر دی۔ اگرچہ انہیں سردی سے بچنے کی زیادہ ضرورت نہیں تھی مگر ناگ کو سردی محسوس ہو رہی تھی۔ آتش دان میں آگ جلنے سے کمرہ نیم گرم ہو گیا۔

ماریا اوپر سے نیچے آئی اور بولی:

"اوپر ایک بیڈ روم بھی ہے جہاں پلنگوں پر بستر لگے ہیں"

عنبر نے مسکرا کر کہا:

"ٹھیک ہے میں اور ناگ اوپر سوئیں گے"

کیپٹن نے جلدی سے کہا:

"تم دونوں کو سونے کی کیا ضرورت ہے؟ اوپر میں اور ماریا رہیں گے"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ نے کہا:

"مگر ہمیں تو یہاں کی مشہور خلائی لیبارٹری کو تلاش کرنا ہے تاکہ اگر وہاں کوئی راکٹ وغیرہ مل جائے تو اس میں بیٹھ کر ہم خلا میں پرواز کر جائیں۔"

ماریا بولی: "ہم کل خلائی لیبارٹری کا سراغ لگائیں گے۔"

عنبر کہنے لگا:

"ویسے مجھے یقین نہیں آتا کہ یہاں کوئی خلائی لیبارٹری باقی بچی ہو گی۔ بہرحال کل تلاش کریں گے۔ اس وقت تو رات ہونے والی ہے۔"

عنبر ناگ کیٹی اور ماریا آتشدان کے قریب آرام کرسیوں پر بیٹھ کر اپنے سفر، دنیا کی تباہی اور تھیوسانگ کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ باہر برف گرنا شروع ہو گئی۔ کیٹی اٹھ کر کھڑکی کے پاس آ گئی۔ اس نے شیشے میں سے باہر دیکھا۔ برف کے سفید سفید گالے رات کے اندھیرے میں بڑی نرمی سے گر رہے تھے۔

وہ واپس آ کر آتشدان کے پاس لکڑی کے فرش پر بیٹھ گئی اور بولی:

"اگر ہمیں کوئی پرانا اور ٹوٹا پھوٹا راکٹ بھی مل گیا

تو میں اسے مرمت کر کے پرواز کے لائق بنا دوں گی۔"

عنبر نے کہا:

"دعا کرو کہ کوئی پرانا راکٹ ہی مل جائے کیونکہ ہم تھیوسانگ کو خلا میں بھٹکنے کے لیے اکیلا نہیں چھوڑ سکتے۔"

ناگ کہنے لگا:

"وہ کسی نہ کسی سیارے پر ہی ہو گا۔ عنبر! کیا ہم تمہارے غیبی شیشے سے کام لے کر اوپر خلا میں نہیں جا سکتے؟"

عنبر بولا: "ہم ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر یہاں سے غائب تو ہو سکتے ہیں مگر اس میں خطرہ بھی ہے۔ خدا جانے ہم کسی ایسے سیارے پر پہنچ جائیں کہ جہاں آتش فشاں پہاڑ لاوا اگل رہے ہوں ایک بار ہی خطرہ مول لینا کافی تھا۔"

کیٹی بولی: "اگر ہمیں کسی صورت میں بھی کوئی راکٹ وغیرہ نہ مل سکا تو ہمیں یہ خطرہ مول لینا ہی پڑے گا۔"

پھر کیٹی نے عنبر سے غیبی شیشہ لے کر اس کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غور سے جائزہ لیا۔ کیٹی خود خلا کی رہنے والی تھی اور غیبی شیشہ بھی خلائی مخلوق کا تھا۔ مگر کیٹی کو بھی غیبی شیشے کے پیچھے بنے ہوئے ہندسے اور ڈگریوں کے نشان سمجھ میں نہیں آ رہے تھے۔ اُس نے کہا:

"اس پر جو ڈگریاں بنی ہیں وہ کسی نہ کسی سیارے کی ہوتیں ہیں۔ لیکن ہمیں کچھ نہیں معلوم کہ ہم کس سیارے پر پہنچ جائیں گے۔ اس لیے پہلے ہمیں صبح اس شہر کے خلائی سنٹر کی تلاش کرنی چاہیے۔ اگر ہمیں کہیں سے بھی کوئی خلائی جہاز یا راکٹ نہ مل سکا تو پھر اس غیبی شیشے ہی سے کام لینا پڑے گا۔"

عنبر آتشدان کے پاس جھک کر بیٹھا تھا۔ ناگ کرسی پر بیٹھا آتشدان میں اٹھتے ہوئے شعلوں کو تک رہا تھا۔ ماریا اس کے پیچھے کرسی پر بیٹھی تھی۔

ماریا نے کہا:

"میں غائب ہوں۔ مجھے نہ سردی لگتی ہے نہ گرمی۔ میرا خیال ہے کہ میں شہر کا ایک چکر لگا کر خلائی سنٹر کو تلاش کرتی ہوں۔"

کیٹی بولی: "تم کو خلائی سنٹر مل بھی گیا تو تم وہاں

کچھ معلوم نہ کر سکو گی۔ کیونکہ تم خلائی ٹیکنالوجی سے واقف نہیں ہو۔ میں خلائی لڑکی ہوں۔ مجھے بھی سردی زیادہ نہیں لگتی۔ تمہاری جگہ اگر میں شہر کا چکر لگاؤں تو زیادہ بہتر ہو گا۔"

ناگ بولا: "مگر شہر کہاں باقی بچا ہے؟"

کیٹی نے کہا:

"جنیوا شہر اگرچہ تباہ ہو چکا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہاں کا خلائی سنٹر ان لوگوں نے کسی پہاڑی کے اندر بنا رکھا ہو گا جو ضرور محفوظ ہو گا۔ میں ایٹمی تابکاری کو اپنے جسم پر محسوس کر لیتی ہوں۔ میں اس سنٹر کا کھوج لگا لوں گی۔"

عنبر نے کہا:

"میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔"

کیٹی ہنسنے لگی:

"تو کیا تم مجھے بزدل سمجھتے ہو عنبر بھائی؟"

"ایسی بات نہیں ہے" عنبر بولا: "میں تمہیں اکیلی نہیں جانے دینا چاہتا۔"

ماریا نے کہا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"چلو ہم میں سے کوئی بھی نہیں جاتا۔"

لیکن کیٹی نے خلائی سنٹر کی تلاش میں جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کیوں کہ اسے یقین تھا کہ جنیوا کے جھیل کنارے والے کسی پہاڑ کے اندر خلائی سنٹر ضرور ہو گا۔ جب رات گہری ہو گئی تو عنبر اور ناگ تو آتش دان کے پاس لیٹ گئے اور پروگرام کے مطابق ماریا اور کیٹی اوپر والے کمرے میں چلی گئی۔

ماریا کے ہوتے ہوئے کیٹی کا باہر نکلنا مشکل تھا۔ وہ ماریا کو وہاں سے کسی دوسری طرف بھجوانے کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ ماریا خود ہی بولی:

"کیٹی! میں اب بھی یہی کہوں گی کہ مجھے باہر جا کر خلائی سنٹر کا سراغ لگانا چاہیے۔"

کیٹی نے کہا:

"ماریا بہن! دراصل میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔ عنبر اور ناگ نیچے ہیں۔ ہم اوپر والی منزل سے کسی طرح باہر نکل جاتی ہیں۔"

"بالکل ٹھیک ہے۔ میرے ساتھ آؤ" ماریا نے کہا۔

کیٹی مسکرا کر بولی:

"تم تو مجھے نظر نہیں آ رہی ہو۔ میں تمہارے

پیچھے کیسے آؤں گی؟"

ماریا کی آواز آئی:

"میری خوشبو کے پیچھے پیچھے آؤ۔"

کیٹی بولی: "یہ تو میں جانتی ہوں۔ میں ویسے ہی تمہیں مذاق کر رہی تھی۔"

ماریا اور کیٹی نے کمرے کی پچھلی کھڑکی کھول کر باہر دیکھا۔ باہر برف ابھی تک گر رہی تھی مگر یہ بڑی ہلکی برف تھی۔ چاروں طرف گہرا اندھیرا تھا۔ لیکن کیٹی اور ماریا کو جھیل کی برف پوش سفید سطح اور دور سفید درخت اور پہاڑ دھندلے دھندلے باقاعدہ نظر آ رہے تھے۔

کھڑکی کے نیچے ایک فولاد کی چھوٹی سی سیڑھی لگی تھی۔ یہ سیڑھیاں یورپ کے مکانوں میں ضرور لگائی جاتی ہیں تاکہ اگر مکان کو آگ لگ جائے تو اس سیڑھی سے اتر کر جان بچائی جا سکے۔ اس قسم کی سیڑھیاں کو فائر سٹیپز کہتے ہیں۔ ماریا کو سیڑھی پر سے اترنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ کھڑکی میں سے باہر کود گئی۔ اور روئی کے گالے کی طرح بڑے آرام سے زمین پر آ کر لگ گئی۔

کیٹی سیڑھی اتر کر نیچے آ گئی۔ انہوں نے تیزی سے پہاڑ کی طرف چلنا شروع کر دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیٹی نے کہا:

"ہم ایک دو گھنٹے بعد واپس آ جائیں گے۔ عنبر ناگ کو ہمارے جانے کا پتہ بھی نہیں چلے گا۔"

ماریا بولی: "تمہیں یقین ہے کہ خلائی سنٹر اس پہاڑ کے اندر ہو گا؟"

کیٹی کہنے لگی:

"مجھے اس لیے یقین ہے کہ یورپ میں اس قسم کے خلائی سنٹر زمین یا پہاڑوں کے اندر بنائے جاتے ہیں۔ جنیوا کے خلائی سنٹر کے بارے میں میں نے سن رکھا ہے کہ وہ کسی پہاڑ کے اندر بنایا گیا ہے۔"

وہ جھیل کے ساتھ ساتھ چل رہی تھیں۔ رات کے اندھیرے میں جھیل پر جمی ہوئی سفید برف انہیں دھندلی نظر آ رہی تھی۔

ماریا نے کہا:

"جھیل پر برف سخت ہو چکی ہے۔ تم اس پر چل سکتی ہو ذرا کوشش کر کے دیکھو۔"

کیٹی نے جھیل کی برف پوش سطح پر پاؤں رکھا

تو اسے محسوس ہوا کہ برف سخت ہے۔ اس طرح سے انہیں شارٹ کٹ مل جاتا تھا۔ کیٹی نے جھیل پر چلنا شروع کر دیا۔ ماریا اس کے ساتھ ساتھ جھیل کی سطح سے ایک فٹ بلند ہو کر ہوا میں آہستہ آہستہ پرواز کرتی چلی جا رہی تھی۔

شارٹ کٹ ہونے کی وجہ سے یہ دونوں سہیلیاں اور دوست بہت جلد سامنے والے برف پوش پہاڑ کے دامن میں پہنچ گئیں۔ یہاں ہر طرف برف جمی تھی۔ درخت برف سے ڈھکے ہوئے تھے۔ پہاڑ کی چوٹی پر برف ہی برف تھی۔ پہاڑ کی دیوار برف سے خالی تھی۔ اور رات کی تاریکی میں سیاہ دکھائی دے رہی تھی۔

یہاں پہنچ کر ماریا نے کیٹی سے پوچھا:

"کیا تمہیں ابھی تابکاری محسوس ہو رہی ہے؟"

کیٹی بولی: "ابھی تک مجھے اس قسم کی کسی لہر کا احساس نہیں ہوا ہمیں پہاڑ کا ایک چکر لگانا ہو گا۔"

ماریا نے کہا:

"ایسا کرتے ہیں کہ تم پہاڑ کا چکر لگاؤ اور میں پہاڑ کے اوپر سے ہو کر دوسری طرف جا کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"دیکھتی ہوں۔"
کیٹی نے کہا :
"تم کہیں ادھر اُدھر نہ ہو جانا ماریا۔"
ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا :
"کچھ بھی ہو مجھے تمہاری خوشبو آ جائے گی اور تم بھی میری خوشبو سونگھ کر میرے پاس پہنچ سکتی ہو میں جا رہی ہوں پہاڑ کے اوپر۔"

یہ کہہ کر ماریا زمین سے اچھلی اور تیزی سے اڑتی ہوئی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئی۔ کیٹی کو ماریا کی خوشبو اپنے سے دور ہوتی محسوس ہوئی۔ پھر یہ خوشبو بہت دھیمی پڑ گئی۔ ماریا کے جانے کے بعد کیٹی پہاڑ کی دیوار کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔ اچانک ایک جگہ کیٹی کو ایٹمی تابکاری کی لہریں اپنے خلائی جسم سے ٹکراتی محسوس ہوئیں۔ کیٹی رک گئی۔ اس نے بڑے غور سے اس طرف دیکھا جدھر سے اس کے خیال کے مطابق ایٹمی تابکاری کی لہریں آ رہی تھیں۔

کیٹی آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی۔ پہاڑ کی دیوار کے پاس اسے ایک جگہ قبر سی بنی ہوئی نظر آئی۔ کیٹی نے جھک کر اس قبر کو دیکھا۔ قبر پر برف پڑی

تھی۔ اس کے پیچھے ایک کتبہ لگا تھا جو ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ کتبے پر انگریزی میں پرانے لفظوں میں ایک تحریر لکھی تھی۔ کیٹی نے اسے پڑھا۔ اس پر لکھا تھا۔

"یہاں ڈاکٹر فرینک نسٹائن دفن ہے۔ خدا اس کے گناہ معاف کرے۔"

کیٹی سوچنے لگی کہ یہ ڈاکٹر فرینکنسٹائن ضرور کوئی بدمعاش قسم کا انسان ہو گا جس کے لیے پادری صاحب نے کتبے پر اس کے گناہ بخشوانے والا کتبہ لگوا دیا۔

پیارے بچو! کیٹی کو تو فرینکنسٹائن کے بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا۔ ڈاکٹر فرینکنسٹائن ایک بہت بڑا سائنس دان تھا۔ مگر اس کے دل میں برائی پیدا ہو گئی۔ وہ برے راستے پر چل نکلا اور اس نے اپنے اوپر سائنسی تجربے کرنے کے بعد خود کو ایک بہت بڑا عفریت بنا لیا اور پھر یورپ کے شہروں میں تباہی مچا دی۔ اس نے کئی انسانوں کو ہلاک کر ڈالا۔ وہ آدھی رات کے اندھیرے میں جنگل اور شہر کو جانے والی ویران سڑکوں پر گھات لگا کر بیٹھ جاتا اور جو کوئی ادھر سے گزرتا اچانک اس کے سامنے آ جاتا۔ فرینکنسٹائن کا قد سائنسی تجربے کے بعد آٹھ فٹ اونچا ہو گیا تھا۔ اس کا سر بڑا ہو گیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ آنکھیں مردہ ہو کر پتھر کی طرح ہو گئی تھیں اور چہرے پر ایک لمبا زخم کا نشان بھی پڑ گیا تھا۔

یورپ کے جس شہر میں فرینکنسٹائن کا عفریت جاتا وہاں تباہی اور افراتفری مچ جاتی۔ پولیس بندوقیں اور مشین گنیں لیے اس کے تعاقب میں نکل پڑتی۔ مگر فرینکنسٹائن پر کوئی گولی اثر نہیں کرتی تھی۔ اتفاق سے ایک کسان فرینکنسٹائن کے سامنے آ کر بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے پولیس کو بتایا کہ فرینکنسٹائن کی شکل کسی زندہ لاش کی طرح ہے اور وہ لاش کی طرح دونوں ہاتھ آگے بڑھا کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا آہستہ آہستہ چلتا ہے۔ اسی دن سے اخباروں اور لوگوں نے اسے زندہ لاش کہنا شروع کر دیا۔ اب ہم بھی ڈاکٹر فرینکنسٹائن کو زندہ لاش ہی کہیں گے۔

یہ زندہ لاش ایک بار پولیس کے گھیرے میں آگئی اس پر زہریلی گیس پھینکی گئی۔ جس کی وجہ سے وہ مر گئی کم از کم لوگوں نے یہی سمجھا کہ ڈاکٹر فرینکنسٹائن یا زندہ لاش مر چکی ہے۔ چنانچہ اسے پہاڑ کے دامن میں ایک جگہ دفن کر کے اوپر کتبہ لگا دیا گیا کہ یہاں ڈاکٹر فرینکنسٹائن دفن ہے۔ خدا اس کے گناہ معاف کرے۔ کیپٹن کو زندہ

لاش کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا۔

وہ یہی سمجھی کہ یہ کسی گناہ گار ڈاکٹر کی قبر ہے۔ مگر وہ بات پر کچھ حیران ہوئی کہ ابھی تابکاری کی شعاعیں قبر کے اندر سے آ رہی تھیں۔ کیپٹن نے سوچا کہ ہو سکتا ہے خلائی سنٹر کو اسی جگہ سے کوئی خفیہ راستہ جاتا ہو اور سنٹر والوں نے اس راستے کو پوشیدہ رکھنے اور لوگوں کی نظروں سے بچانے کے لیے یہاں ایک قبر بنا دی ہو۔ کیپٹن کو یقین تھا کہ اگر یہ بات ہے تو اس قبر میں جانے والا کوئی خفیہ راستہ ضرور بنا ہوا ہو گا۔

کیپٹن نے قبر کے خفیہ راستے کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔

اسے ماریا کی خوشبو آ رہی تھی مگر یہ خوشبو کافی ہلکی تھی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ ماریا ابھی تک اس پہاڑ کی دوسری جانب ہے۔ کیپٹن نے قبر پر سے برف کو ہٹایا۔ قبر پر پتھر لگا تھا۔ قبر کے پاؤں کی جانب سے کیپٹن نے جب برف ہٹائی تو اسے وہاں ایک سوراخ نظر آیا۔ کیپٹن نے ہاتھ اندر ڈال کر دیکھا کہ وہاں ایک بڑا پتھر لگا ہے مگر وہ ہلتا ہے۔ کیپٹن نے تھوڑا سا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیٹی تڑپ کر پیچھے کو مڑی تو زندہ لاش تابوت سے باہر نکل آئی۔ کیٹی دیوار کے ساتھ لگی قبر کے اندھیرے میں اپنے سامنے ایک آٹھ فٹ اونچی چوڑی چکلی عفریت نما لاش کو دیکھ رہی تھی۔ زندہ لاش کے کپڑوں کے چیتھڑے لٹک رہے تھے۔ اونچے ماتھے پر لمبے زخم کے ٹانکوں کے نشان اسے صاف نظر آ رہے تھے۔ لاش کی آنکھیں پتھر کی طرح مُردہ تھیں۔ اس کے منہ میں سے خون کی ایک لکیر نکل کر ٹھوڑی پر جم رہی تھی۔ زندہ لاش کے حلق سے وحشت ناک غراہٹ نکل رہی تھی۔

زندہ لاش دونوں لمبے لمبے بازو پھیلائے کیٹی کی طرف بڑھی۔

کیٹی خلائی لڑکی تھی۔ وہ خوف زدہ نہیں تھی مگر زندہ لاش کو دیکھ کر حیران ضرور تھی۔ اتنی اونچی لمبی چوڑی چکلی لاش اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

کیٹی نے حملہ کرنے کا فیصلہ کیا اور اچھل کر زندہ لاش کو ایک زبردست فلائنگ کک ماری۔ مگر زندہ لاش پر کوئی اثر نہ ہوا۔ کیٹی کو محسوس ہوا کہ اس کی ٹانگیں کسی پتھر کی دیوار سے جا کر ٹکرائی ہیں۔

وہ دیوار کے پاس گر پڑی۔ زندہ لاش کے حلق سے

ایک بھیانک غراہٹ نکلی، اور اس نے کیٹی کو گردن سے دبوچ کر اوپر اٹھا لیا۔ کیٹی اس کے ہاتھوں میں ایک بکری کی طرح جھٹکنے لگی۔ کیٹی کو زندہ لاش کی بے پناہ طاقت کا اندازہ ہو گیا تھا۔ وہ ٹانگوں کو اچھال کر اپنے پاؤں زندہ لاش کے منہ پر مارنے ہی والی تھی کہ اسے اپنے جسم میں سوئیاں سی چبھتی محسوس ہوئیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چوتھا تابوت

کیٹی کے جسم سے آہستہ آہستہ طاقت ختم ہو رہی تھی۔ زندہ لاش کے جسم سے جو تابکاری کی شعاعیں نکل رہی تھیں وہ سیدھی اس کے جسم میں داخل ہو کر اس کے خلائی خون میں شامل ہو رہی تھیں۔ کیٹی کو محسوس ہوا کہ اس کا جسم سن ہو رہا ہے۔ اس کے بازو لٹکنے لگے۔ پھر ٹانگیں بھی بے جان سی ہو کر لٹکنے لگیں۔

زندہ لاش نے ابھی تک اسے اوپر اٹھا رکھا تھا اور غرا رہی تھی۔ کیٹی کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا اور پھر وہ بے ہوش ہو گئی۔

زندہ لاش نے بے ہوش کیٹی کو اٹھا کر خالی تابوت میں سیدھا لٹایا اور اپنی گردن میں کھبی ہوئی چاندی کی کیل کو نکالا اور کیٹی کی گردن میں گاڑ دی۔ کیل کیٹی کی گردن میں اندر تک گھس گیا۔ زندہ لاش نے ایک بھیانک چیخ مار کر دونوں ہاتھ اپنے سینے پر زور سے مارے

اور قبر کے محرابی دروازے سے جھک کر دوسری قبر میں آ گئی۔ زندہ لاش نے محرابی دروازے کو زور سے بند کر کے اس کے آگے مٹی اکھاڑ کر ڈال دی اور پھر رینگ کر قبر کے سوراخ میں سے باہر اندھیری برفیلی رات میں نکل گئی۔

زندہ لاش نے یخ بستہ سرد رات کے اندھیرے میں آتے ہی جھیل کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھا۔ دور برف پوش جھیل کے دوسرے کنارے پر ایک مکان کی کھڑکی میں سے ہلکی ہلکی روشنی آ رہی تھی۔ یہ روشنی اس مکان سے آ رہی تھی جس کے بڑے کمرے میں عنبر اور ناگ آتشدان کے قریب آنکھیں بند کیے بیٹھے ہوئے تھے۔ آتشدان کی آگ بجھ چکی تھی اور میز پر ایک بڑی موم بتی جل رہی تھی۔ یہ اسی موم بتی کی روشنی تھی جو زندہ لاش کو دور سے دکھائی دے رہی تھی۔

زندہ لاش کے حلق سے غراہٹ کی آواز نکلی اور اس نے جھیل کی سخت برفیلی سطح پر روشنی کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ زندہ لاش لمبے لمبے ڈگ بھر رہی تھی مگر وہ زیادہ رفتار سے نہیں چل رہی تھی۔ اس کے چلنے کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی بہت بڑا کھلونا چابی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیئے جانے کے بعد چلتا ہے۔

عنبر اور ناگ بڑے کمرے میں لیٹے تھے۔ وہ کافی باتیں کر چکے تھے اور پھر اپنی اپنی مرضی سے انہوں نے کچھ دیر سو جانے کا فیصلہ کیا اور سو گئے۔ اس وقت بھی وہ گہری نیند سو رہے تھے۔ عنبر اور ناگ نیند سے بے نیاز تھے مگر وہ جب چاہتے اپنی مرضی سے سو جایا کرتے تھے تا کہ وقت گذر جائے۔

عنبر اور ناگ چونکہ گہری نیند میں تھے اس لیے انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہو سکا تھا کہ اوپر سے کیٹی اور ماریا کی خوشبو نہیں آ رہی ہے۔

زندہ لاش برف پوش رات کی تاریکی میں جھیل کے اوپر سے گذر کر عنبر ناگ والے مکان کے قریب آ گئی۔ لاش نے ٹھنڈے شیشے کے ساتھ منہ لگا کر اندر جھانکا۔ اسے دو آدمی آتشدان کے پاس لیٹے گہری نیند میں سوتے نظر آئے۔ زندہ لاش کے پھٹے ہوئے ہونٹ پھیل گئے۔ شاید لاش تھوڑا سا مسکرائی تھی۔ مسکرانے سے لاش کا چہرہ اور زیادہ ڈراؤنا ہو گیا تھا اور حلق سے غراہٹ نکلنے لگی تھی۔

زندہ لاش کے دانت نوکیلے تھے۔

عنبر نے کروٹ بدلی تو لاش کا چہرہ شیشے کے پیچھے سے غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد زندہ لاش دوسری کھڑکی کے پاس آ گئی۔ اس نے دروازے پر ہاتھ رکھا تو ہلکی سی آواز پیدا ہوئی۔ ناگ کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے گردن گھما کر کھڑکی کی طرف دیکھا۔ مگر اتنی دیر میں لاش شیشے کے آگے سے ہٹ گئی تھی۔

ناگ کروٹ بدل کر پھر سونے کی کوشش کرنے لگا۔ اب اسے غراہٹ کی آواز آئی۔ ناگ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے عنبر کو بھی اٹھا دیا۔

"کیا بات ہے ناگ؟"

ناگ نے کہا:

"باہر کوئی درندہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کی غرانے کی آواز آئی تھی۔"

عنبر نے کان لگا دیئے۔ ایک ہلکی سی غراہٹ اسے بھی سنائی دی۔ اس نے چونک کر کہا:

"ماریا اور کیٹی کی خوشبو نہیں آ رہی ناگ!"

ناگ بھی ایک دم سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"وہ تو اوپر چلی گئی تھیں۔"

"خوشبو نہیں آ رہی ان کی۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ کہہ کر عنبر اوپر جانے والی سیڑھی کی طرف بڑھا۔ ناگ بھی اس کے پیچھے پیچھے لپکا۔ اب انہیں درندے کی غراہٹ بھول گئی تھی۔ اور ماریا اور کیٹی کی فکر پڑ گئی تھی کہ وہ کہاں چلی گئی تھی۔

اوپر والے کمرے میں جا کر انہیں سب سے پہلے تو یہ پتہ چلا کہ کیٹی موجود نہیں ہے۔ ناگ نے ماریا کو آواز دی۔

عنبر نے جھنجلا کر کہا:

"تم اسے کیا آوازیں دے رہے ہو۔ اس کی خوشبو ہی نہیں آ رہی۔"

"مگر وہ کہاں جا سکتی ہیں؟" ناگ نے تلملا کر کہا۔

"مجھے کیا معلوم ہے۔" عنبر نے بھی غصے میں آ کر کہا پھر سر کو جھٹک کر کہنے لگا:

"معاف کر دینا یار ناگ! میں غصے میں آ گیا تھا اصل میں مجھے غصہ ماریا اور کیٹی پر آ رہا ہے کہ جب انہیں تاکید کی تھی کہ وہ یہاں سے باہر نہ جائیں تو پھر یہ دونوں بے وقوف لڑکیاں کہاں چلی گئیں؟"

ناگ نے کھڑکی کے شیشے میں سے باہر دیکھا اور بولا:

"باہر تو گھپ اندھیرا ہے۔ میرا خیال ہے کیٹی نے خلائی سنٹر کا کھوج لگانے کی رٹ لگا رکھی تھی وہ ضرور ماریا کو لے کر خلائی سنٹر کی تلاش میں نکل گئی ہے۔"

عنبر نیچے اترتے ہوئے بولا:

"کیٹی کبھی کبھی بڑی احمقانہ حرکتیں کرتی ہے اسے معلوم ہونا چاہیے کہ یہ اجنبی جگہ ہے۔ یہاں وہ کسی بھی مشکل میں گرفتار ہو سکتی ہیں اور ماریا کو دیکھو کہ وہ بھی اس کے ساتھ چل پڑی۔"

ناگ نے کہا:

"اگر انہیں ایسا کرنا ہی تھا تو کم از کم ہمیں خبر کر دی ہوتی۔"

عنبر بولا: "ہمیں خبر کرتیں تو ہم انہیں جانے کی اجازت کیسے دے سکتے تھے۔"

باہر سخت سردی اور تاریک فضا میں سے غراہٹ کی وہی آواز پھر سنائی دی۔ عنبر نے کھڑکی کی طرف دیکھا۔ ناگ بولا:

"یہی آواز میں نے سنی تھی۔"

عنبر نے کہا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یہ کسی درندے کی آواز لگتی ہے۔ شاید کوئی جنگلی چیتا ہے۔ چلا جائے گا۔ مگر ماریا اور کیٹی کا کیا کیا جائے؟"

ناگ نے کہا:

"سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ میں عقاب بن کر ان دونوں کی تلاش میں جاتا ہوں۔"

عنبر نے تھوڑا سا غور کیا اور پھر کہنے لگا:

"ٹھیک ہے۔ تم فوراً عقاب کی شکل میں اس علاقے میں جا کر پرواز کرو اور دیکھو کہ ماریا اور کیٹی کہاں ہیں۔"

"میں ابھی جاتا ہوں۔"

ناگ نے کھڑکی کھول دی۔ پھر سانس اوپر کو کھینچ کر عقاب کی شکل اختیار کی اور پھڑپھڑاتا ہوا اندھیرے میں اڑ گیا۔ اس کے جانے کے بعد عنبر نے کھلی کھڑکی میں سے سر باہر نکال کر دیکھا۔ بے حد سخت اور یخ بستہ ہوا اس کے چہرے اور گردن سے ٹکرائی مگر اسے ٹھنڈ بالکل نہ لگی۔ سردی کا احساس ضرور ہوا۔

عنبر نے کھڑکی بند کر دی اور آتشدان کے پاس آ کر آرام کرسی پر بیٹھ گیا۔ میز پر موم بتی آہستہ آہستہ پگھل

رہی تھی۔ اس کی زرد ہلکی روشنی بڑے پُراسرار طریقے سے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ کئی چیزوں کے سائے اس روشنی میں لمبے لمبے ہو گئے تھے۔ جس کرسی پر عنبر لیٹا تھا اس کا سایہ بھی آدھے فرش پر پڑ رہا تھا۔

عنبر نے آنکھیں بند کر لیں اور ایک بار پھر سونے کی کوشش کرنے لگا۔ کیونکہ اس کے پاس وقت گزارنے کا دوسرا کوئی طریقہ نہیں تھا۔ نیند اس کی آنکھوں میں واپس آنے ہی والی تھی کہ اسے ایک بار پھر زندہ لاش کی غراہٹ سنا دی۔ اس نے آنکھیں کھول دیں اور کھڑکی کی طرف دیکھا۔ کھڑکی کا شیشہ خالی تھا۔ عنبر نے سوچا کہ یہ کم بخت جنگلی چیتا یہاں کیا کر رہا ہے؟ ادھر سے جاتا کیوں نہیں؟

عنبر کرسی پر سے اٹھ کر کمرے کے بڑے دروازے کی طرف آیا۔ دروازہ کھول کر وہ سرد رات کے اندھیرے میں باہر آ گیا۔ اسے وہاں کوئی درندہ دکھائی نہ دیا۔ وہ واپس مکان میں آ کر آتشدان کے پاس بیٹھ گیا اور ناگ کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔

ناگ عقاب کی شکل میں۔ جھیل کا ایک چکر کاٹ کر پہاڑ کی طرف گیا تو اسے اچانک ماریا کی خوشبو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آئی۔ کیٹی کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ ناگ اس خوشبو پر
پہاڑ کی دوسری طرف گیا تو اس کو آواز آئی:
"ناگ: پیچھے آ جاؤ"

یہ ماریا کی آواز تھی۔ اس نے اندھیرے میں ناگ
کو عقاب کی شکل میں اپنے اوپر منڈلاتے دیکھ لیا
تھا۔ ناگ تیزی سے نیچے آ کر انسانی شکل میں آ گیا۔
ماریا کی خوشبو بالکل قریب سے آ رہی تھی۔ اس نے پوچھا

"ماریا: تم میرے پاس موجود ہو نا؟"

"ہاں"

"کیٹی کہاں ہے؟ ناگ نے پوچھا۔

ماریا نے کہا:

"میں خود اس کی تلاش میں ہوں"

پھر ماریا نے ناگ کو اپنی حماقت کا اعتراف کرتے ہوئے
ساری بات سنا دی۔ ناگ اس پر سخت ناراض ہوا اور
اس نے کہا:

"عنبر بہت غصے میں ہے۔ تم لوگوں نے اتنی
اندھیری رات میں خواہ مخواہ باہر نکلنے کی کیوں
حماقت کی"

ماریا بولی: "ہمارا ارادہ نیک تھا۔ ہم خلائی سنٹر

کی تلاش میں نکلی تھیں۔ میں نے کیٹی کو اس
جگہ رکنے کے لیے کہا تھا۔ اب دیکھتی ہوں تو
وہ یہاں پر نہیں ہے۔ میں دیر سے اس کو
تلاش کر رہی ہوں"

ناگ اندھیرے میں چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"یہاں تو کوئی انسان نظر نہیں آتا اور کیٹی کی
خوشبو بھی نہیں آ رہی۔ اس کو یہاں تلاش کرنا
فضول ہے۔ چلو واپس چلو۔ ممکن ہے وہ واپس
مکان پر پہنچ گئی ہو"

وہ جھیل والے مکان کی طرف بڑھے تو راستے میں
انہوں نے برف کی ایک اونچی ڈھیری کو دیکھا۔ یہی وہ
قبر تھی جس کے اندر کیٹی بند تھی اور بے ہوش ہونے
یا زندہ لاش کے چاندی کے کیل کی وجہ سے کیٹی کی
خوشبو آنا بند ہو گئی تھی۔ جس کو زندہ لاش نے کیٹی کی
گردن میں گاڑ دیا تھا۔ ناگ نے برف کی ڈھیری کو
دیکھ کر کہا:

"یہ کسی کی قبر لگتی ہے"

ماریا بولی: "قبریں تو یہاں جگہ جگہ بنی ہوئی ہیں۔
لیکن کیٹی اس قبر کے اندر نہیں ہے۔ اگر وہ اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے اندر ہوتی تو اس کی خوشبو ضرور آ رہی ہوتی۔"

ماریا کی دلیل بڑی معقول تھی۔ چنانچہ ناگ نے قبر پر زیادہ توجہ نہ دی اور ماریا کے ساتھ اپنے مکان کی طرف آ گیا۔ عنبر بے تابی سے انتظار کر رہا تھا۔ اس کو ماریا کی خوشبو آئی تو اس نے پوچھا:

"کیٹی کہاں ہے؟"

کیوں کہ اسے ناگ کے ساتھ کیٹی نظر نہیں آ رہی تھی۔

ماریا نے کہا:

"عنبر بھائی! میں اپنی حماقت کو مانتی ہوں۔ مگر ہم بڑے اعتماد کے ساتھ یہاں سے نکلی تھیں اور یہ کوئی پہلا موقع نہیں ہے کہ ہم اندھیری رات میں اکیلی باہر نکلی ہوں۔"

عنبر نے کہا:

"کیٹی کہاں ہے؟"

ماریا نے عنبر کو بھی ساری کہانی بیان کر دی۔ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"ماریا! تم نے ہماری مشکلوں میں اضافہ کیا ہے۔ ہم تھیوسانگ کے پاس جانے کی فکر میں تھے کہ تم نے کیٹی کو کھو دیا ہے۔"

ماریا بولی: "ہم بھی تھیوسانگ تک پہنچنے کے لیے خلائی سنٹر کی طرف گئے تھے۔"

عنبر بولا: "تو پھر خلائی سنٹر تو تمہیں نہ ملا مگر کیٹی ہاتھ سے کھو بیٹھی ہو۔ اب ہم اسے کہاں تلاش کریں گے؟"

ماریا نے بھی ناراض ہو کر کہا:

"عنبر تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔ کیٹی کو زمین نہیں کھا گئی اور پھر یہ ہمارے سفر کے واقعات کا ایک حصہ ہے۔ ہم کئی بار ایک دوسرے جدا ہوئے ہیں اور پھر مل بھی گئے ہیں۔"

ناگ نے بیچ میں پڑتے ہوئے کہا:

"اب تم لوگ لڑائی کیوں کرنے لگے ہو۔ صبح ہونے ہی والی ہے۔ کیٹی ضرور شہر کی طرف نکل گئی ہو گی۔ مل جائے گی۔ ہم دن نکلتے ہی شہر کی طرف چلیں گے۔"

عنبر نے کہا:

"شہر تو ویران ہو چکا ہے۔ بہرحال خدا کرے کہ کیٹی کسی مشکل میں نہ پھنس گئی ہو۔"

وہ مکان کے اندر یہ باتیں کر رہے تھے اور زندہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لاش ایک کھڑکی کے شیشے کے کونے سے لگی انہیں دیکھ رہی تھی۔ پھر لاش کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ کھڑکی سے ہٹ کر جھیل کے دوسرے کنارے کی طرف چلنے لگی۔ جہاں جھیل کے جنوبی کنارے سے جنگل کی طرف راستہ جاتا تھا۔ لاش اس راستے پر چلنے لگی۔ یہاں درختوں کی شاخیں برف سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ لاش کے کاندھے شاخ سے ٹکراتے تو اوپر سے برف جھڑ جھڑ کر نیچے گرنے لگتی۔

برف پر لاش کے چوڑے بن مانس ایسے قدموں کے نشان پڑتے جا رہے تھے۔ زندہ لاش اپنے پاؤں کے نشانوں سے بے نیاز جنگل کے برف پوش سفید درختوں میں سے گذرتی چلی گئی۔ ایک جگہ جنگل میں درختوں کے درمیان ایک کھلی جگہ آ گئی جہاں برف کا ایک بہت بڑا ڈھیر پڑا تھا۔ ایک طرف سے برف کے اس ڈھیر میں گول سرنگ نما شگاف بنا تھا۔ زندہ لاش جھک کر اس شگاف سے سرنگ کے اندر داخل ہو گئی۔

یہ سرنگ زمین کے اندر ایک بہت بڑے ہال کمرے میں جا کر نکلتی تھی جہاں دیواروں کے ساتھ فولادی پائپ بندھے تھے۔ لوہے کی بڑی بڑی الماریاں دیوار کے ساتھ

آگے کو کھڑی تھیں۔ زندہ لاش دوسرے ہال کمرے میں آ گئی۔ یہاں کئی ایک سفید اور نیلے رنگ کے راکٹ زمین پر پڑے تھے۔ زندہ لاش ان راکٹوں کے بیچ میں سے گذرتی ہوئی آگے بڑھ کر ایک سٹیل کے دروازے کو کھول کر چھوٹے سے کمرے میں آ گئی۔ یہاں لوہے کی سیڑھی نیچے اترتی تھی۔ نیچے ایک گول پائپ دیوار میں دھنسا ہوا تھا۔ یہ کافی بڑا پائپ تھا۔ زندہ لاش اس پائپ میں گھس کر رینگتی دیوار کی دوسری طرف چلی گئی۔ دیوار کی دوسری طرف پتھر کی گول چھت والا ایک کمرہ تھا جس میں تین تابوت پہلے سے رکھے تھے۔ زندہ لاش نے ایک ایک کر کے چاروں تابوت کھول دیئے۔ ان تابوتوں میں تین نوجوان لڑکیاں بے ہوش پڑی تھیں۔ ان کی گردنوں میں بھی چاندی کے کیل گڑھے ہوئے تھے۔

زندہ لاش ان بے ہوش لڑکیوں کو دیکھ کر غرّائی اور پھر تینوں تابوتوں کو بند کر کے جس راستے سے آئی تھی۔ اسی راستے سے سرنگ کے اندھیرے راستے سے ہوتی برف کے ڈھیر میں باہر نکل آئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ان بے ہوش لڑکیوں کو دیکھ کر اپنی تسلی کرنے آئی تھی۔

زندہ لاش برف پوش جنگل میں سے گذر کر واپس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جھیل کی سطح پر آ کر اپنے پہاڑی غار کی طرف روانہ ہو
گئی۔ غار میں جا کر اس نے بے ہوش کیٹی کو تابوت
میں سے نکال کر اپنے چوڑے چکلے کندھے پر ڈالا اور
جنگل اور برف پوش جھیل کی سطح پر سے گذرتی ہوئی
واپس اسی برف کے ڈھیر میں چھپے ہوئے ڈھیر کے
شگاف سے نکل کر نیچے گول تہہ خانے میں آ گئی۔
یہاں اس نے بے ہوش کیٹی کو ایک خالی تابوت
میں ڈال دیا۔ منہ چھت کی طرف کر کے ایک چیخ
ماری۔ یہ خوشی کی چیخ تھی۔ خدا جانے یہ زندہ لاش
ان بے ہوش لڑکیوں کو یہاں کس لیے جمع کر رہی تھی۔
زندہ لاش فتح کے احساس کے ساتھ جھومتی جھامتی
برف کے ڈھیر سے باہر نکل آئی۔ رات کی تاریکی کم
ہونے لگی تھی۔ زندہ لاش نے برف کے شگاف کو
برف سے ڈھک دیا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتی اسی
مکان کے قریب سے ہو کر جھیل کی طرف نکل گئی جس
کے اندر موم بتی کی روشنی میں عنبر ناگ اور ماریا آتشدان
کے پاس بیٹھے ابھی تک باتیں کر رہے تھے۔ انہیں
زندہ لاش کے وہاں قریب سے گذرنے کا کوئی احساس
نہ ہوا۔

ماریا نے کھڑکی سے باہر دیکھ کر کہا:
"دن نکل رہا ہے۔ ہلکی ہلکی صبح کی روشنی پھیل
رہی ہے میرا خیال ہے ہمیں باہر نکل کر اب
کیٹی کی تلاش شروع کرنی چاہیے۔"
عنبر اور ناگ بھی کھڑکی کے قریب آ گیا۔
عنبر نے کہا:
"ناگ! تم اڑ کر سارے علاقے کا چکر لگاؤ اور
ماریا، تم بھی پرواز کرتی ہوئی جاؤ اور دیکھو کر
کہیں کیٹی کے قدموں کے نشان موجود ہیں
کہ نہیں۔ میں یہاں تم لوگوں کا انتظار کروں گا۔"
ناگ بولا: "میرا خیال ہے ہم تینوں کو ایک
ساتھ باہر نکل کر کیٹی کا کھوج لگانا چاہیے۔"
ماریا نے کہا:
"ناگ کا مشورہ بالکل ٹھیک ہے۔ اب ہمیں ایک
دوسرے کے ساتھ ہی رہنا چاہیے۔"
عنبر نے تھوڑی دیر غور کیا پھر بولا:
"ٹھیک ہے۔ ہم اکٹھے ہی باہر نکلتے ہیں۔"
باہر صبح کی دھندلی روشنی پھیل چکی تھی۔ چاروں طرف
برف ہی برف تھی۔ رات بھر ہوا چلنے کی وجہ سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

برف سخت ہو گئی تھی۔ پھر بھی مکان سے باہر نکل کر جب وہ تھوڑی دور گئے تو ناگ نے زمین پر جمی برف کی طرف دیکھ کر کہا:

"یہ تو کسی کے پاؤں کے نشان ہیں۔"

سخت برف کی اوپر والی سطح پتلی تھی جس کی وجہ سے برف پر کہیں کہیں زندہ لاش کے بن مانس ایسے بڑے بڑے انسانی پاؤں کے نشان پڑ گئے تھے۔ ماریا نے جھک کر ان نشانوں کو دیکھا اور کہا:

"یہ تو کسی برفانی عفریت کے پاؤں کے نشان ہیں۔"

ناگ اور عنبر بھی جھک کر ان نشانوں کو دیکھنے لگے۔

"مگر پاؤں کسی انسان کے ہیں کسی برفانی بھوت یا برفانی بن مانس کے نہیں۔"

"اسی بات پر میں حیران ہوں۔" ناگ بولا۔

عنبر نے کہا:

"کیا کسی انسان کے پاؤں اتنے بڑے بھی ہو سکتے ہیں؟"

ماریا بولی: "ہو سکتا ہے ایٹمی جنگ کے بعد جوہری توانائی کے رد عمل سے کسی انسانی عفریت نے جنم لے لیا ہو۔ یا کوئی برفانی عفریت انسان

کی شکل اختیار کر گیا ہو۔"

عنبر نے کہا:

"ہمیں ان نشانوں کا تعاقب کرنا چاہیے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کیپٹن کا سراغ ان قدموں کے نشانوں سے مل جائے۔"

ماریا نے کہا:

"مگر یہ پاؤں کے نشان دونوں طرف جا رہے ہیں لگتا ہے برفانی عفریت ایک بار مغرب کی طرف گیا ہے اور پھر واپس جھیل کی طرف چلا گیا ہے۔"

ناگ بولا: "ہمیں جھیل والے پہاڑ کی طرف چلنا چاہیے کیوں کہ کیپٹن اسی طرف گئی تھی۔ برفانی عفریت کے پاؤں کے نشان بھی اسی طرف جاتے ہیں۔"

عنبر ناگ اور ماریا زندہ لاش کے قدموں کے نشان کے ساتھ ساتھ جھیل کی سطح پر چلنے لگے۔ یہ نشان انہیں پہاڑ والی دیوار کے پاس لے گئے۔ یہاں انہیں غار کا منہ نظر نہیں آیا۔ وہ ادھر ادھر کیپٹن کو تلاش کرنے لگے۔ زندہ لاش کے پاؤں کے نشان پہاڑ کے چاروں طرف گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے پہاڑ کے ارد گرد چار چکر لگائے مگر انہیں کسی جگہ غار کا منہ نظر نہ آیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک مقام پر ناگ نے جھک کر غور سے پاؤں کے نشانوں کو دیکھا اور کہا:

"عنبر! دیکھو۔ ایک پاؤں اس دیوار کی طرف جا رہا ہے۔"

عنبر اور ماریا نے دیکھا تو واقعی برفانی عفریت کے پاؤں کا ایک نشان پہاڑ کی دیوار کی طرف بڑھا ہوا تھا۔ عنبر نے پہاڑ کی دیوار کو جا کر ہاتھ سے بجایا تو ایسی آواز آئی جیسے دیوار اندر سے کھوکھلی ہو۔

عنبر نے چونک کر ناگ کی طرف دیکھا:

"ناگ! اس کے اندر غار ہے۔"

ناگ نے کہا:

"ماریا! تم اس کے اندر جاؤ۔ تم جا سکتی ہو۔"

ماریا بولی: "تم لوگ اسی جگہ کھڑے رہنا۔"

ماریا چونکہ غائب تھی وہ بڑے آرام سے پتھر کی دیوار میں سے دوسری طرف نکل گئی۔ یہاں اس نے ایک تنگ غار دیکھا۔ وہ آگے بڑھی۔ آگے ہال کمرہ آ گیا۔ یہاں ستونوں کے بیچ میں اسے ایک محرابی دروازہ نظر آیا۔ وہ بند دروازے میں سے نکل کر دوسری طرف آئی تو اس نے ایک تنگ و تاریک کمرے

میں ایک خالی تابوت دیکھا۔ تابوت کھلا تھا اور خالی تھا۔ ماریا کھڑی ہو کر سوچنے لگی۔ پھر اس نے کمرے کا غور سے جائزہ لیا۔ کمرہ خالی پڑا تھا۔

ماریا خاموشی سے اس کمرے میں سے نکل کر پتھریلے ستونوں والے ہال کمرے میں سے گذر کر جب سرنگ میں آئی تو ایک دم سے ٹھٹھک کر وہیں کھڑی ہو گئی۔ اس کے سامنے سرنگ میں ایک اونچا لمبا انسان رک رک کر قدم اٹھاتا آگے بڑھ رہا تھا۔ یہ زندہ لاش تھی۔ ماریا نے دیکھا کہ زندہ لاش کا چہرہ انتہائی ڈراؤنا تھا اور اس کے حلق سے غراہٹ کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

ماریا نے سوچا کہ یہ کوئی انسانی بھوت ہے یا پھر جوہری تابکاری کے ردعمل کی وجہ سے یہ انسان مرنے کے بعد ایک عفریت کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ ماریا کا خیال تھا۔ کہ زندہ لاش نے اسے نہیں دیکھا ہو گا۔ مگر ایسا نہیں تھا۔ زندہ لاش نے ماریا کو غیبی حالت میں بھی دیکھ لیا تھا اور اس کی وجہ سے ہی وہ غرا رہی تھی۔

ماریا جلدی سے ایک طرف ہٹ گئی۔ لیکن زندہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لاش نے بھی جلدی سے ادھر کا رخ کر لیا۔ اب ماریا کو یقین ہو گیا کہ اس زندہ لاش نے اسے دیکھ لیا ہے۔ ماریا تیزی سے اوپر کو اٹھی۔ مگر زندہ لاش کا سر چھت کے ساتھ لگا ہوا تھا اور اس کے بازو بھی اوپر آ رہے تھے۔ زندہ لاش نے ایک چیخ ماری اور اپنی گردن میں ٹھکا ہوا چاندی کا کیل نکال کر ماریا کی طرف زور سے پھینکا۔

ماریا پیچھے ہٹی مگر کیل سیدھا اس کی گردن پر آ کر لگا اور کیل کے گردن میں لگتے ہی ماریا کا جسم ظاہر ہو گیا۔ اور وہ بے ہوش ہو کر نیچے گر پڑی۔ چاندی کا کیل ماریا کی گردن میں دھنس چکا تھا۔ زندہ لاش نے جھک کر غراتے ہوئے ماریا کو دیکھا اور زور سے اپنے سینے پر ہاتھ مار کر اپنی فتح کا اظہار کیا اور بے ہوش ماریا کو کاندھے پر ڈال کر آگے بڑھی۔ زندہ لاش نے بے ہوش ماریا کو تہہ خانے کی کوٹھڑی میں لا کر خالی تابوت میں بند کر دیا اور پھر وہیں اس کے اوپر بیٹھ کر غرانے لگی۔ باہر عنبر اور ناگ، ماریا کا انتظار کر رہے تھے۔ انہیں کچھ خبر نہیں تھی کہ ماریا غار کے اندر ظاہر ہو کر تابوت میں بند ہو چکی ہے۔

○

شرومنی ناگن

ماریا کو پہاڑ کے اندر داخل ہوئے کافی دیر گزر گئی تھی۔

عنبر اور ناگ اسی جگہ پہاڑ کے باہر کھڑے تھے۔

ناگ نے کہا:

"ظاہر ہے ماریا اندر کسی غار میں ہی گئی ہے مگر وہ ابھی تک باہر کیوں نہیں آئی؟"

عنبر پہاڑی دیوار کو ٹٹول کر دیکھنے لگا۔ یہ دیوار فولاد کی طرح سخت تھی اس نے کہا:

"اندر سرنگ موجود ہے مگر راستہ کوئی نہیں۔"

ناگ نے کہا:

"ہمیں اس کے اندر جا کر ماریا کا پتہ کرنا ہو گا۔ اس کی خوشبو بھی تو نہیں آ رہی۔"

عنبر نے سانس لے کر کہا:

"ہاں ـــ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔ ماریا کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوشبو کیسے غائب ہو گئی؟ کہیں وہ کسی گہرے اندھے کنوئیں میں تو نہیں گر پڑی؟"

ناگ کہنے لگا:

"لیکن اگر ماریا گہرے اندھے کنوئیں میں بھی گر پڑے تو وہ بڑی آسانی سے باہر آ سکتی ہے اور پھر اس کی خوشبو تو کبھی رُک ہی نہیں سکتی:"

عنبر بولا: "مجھے تو معاملہ خطرناک لگتا ہے۔ ضرور یہاں کسی طلسم کا اثر ہے۔"

ناگ نے کہا:

"ہمیں پہاڑ کی اس دیوار کو ڈھانا ہوگا۔ تب ہی ہم اس کے اندر داخل ہو سکیں گے۔"

عنبر نے پہاڑی دیوار کو پوری طاقت کے ساتھ ٹھوکر ماری مگر دیوار پر ذرا سا بھی اثر نہ ہوا۔ عنبر نے دوسری تیسری اور چوتھی بار دیوار کو زور لگا کر توڑنے کی کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہوا۔ اس نے کہا:

"یہ پہلی دیوار ہے جو میرے راستے سے نہیں ہٹ رہی ضرور اس پر کسی نے طلسم کیا ہوا ہے۔ یقینی بات ہے کہ کیٹی بھی اسی جگہ غائب ہوئی ہے۔"

ناگ بولا: "مگر کیٹی اس غار کے اندر کیسے پہنچی

ہو گی؟ ماریا تو غائب ہو کر دیوار میں سے گذر گئی ہے۔"

عنبر کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ معمہ کیا ہے۔

ناگ نے کہا:

"اگر یہ طلسم ہے تو عنبر تمہیں دیوی طلالہ سے مدد لینی چاہیے۔ اسے بلاؤ۔ ہو سکتا ہے وہ ہمیں کوئی راستہ سُجھا دے۔"

عنبر ناگ کو ساتھ لے کر اپنے مکان میں آ گیا۔ شیشے والی کھڑکی میں سے اندر ہلکی ہلکی دن کی روشنی آ رہی تھی۔ عنبر آتشدان کے پاس بیٹھ گیا۔ ناگ اس کے پاس ہی کرسی پر بیٹھا تھا۔ عنبر نے آنکھیں بند کر کے دیوی طلالہ کا تصور باندھا اور اسے آواز دی۔ دیوی طلالہ ظاہر تو نہ ہوئی مگر چوتھی بار پکارنے پر اس کی ہلکی مگر صاف آواز سنائی دی۔

"عنبر! کیٹی اور ماریا ایک ناگہانی مصیبت میں پھنس گئی ہیں۔ یہاں سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر جہاں جنگل ختم ہوتا ہے۔ وہاں ایک کاٹیج بنا ہوا ہے۔ اس کاٹیج میں ایک عبادت گذار نیک پادری صاحب رہتے ہیں۔ تم ان کے پاس جاؤ۔ وہ تمہاری مدد کریں گے۔"

یہ کہہ کر دیوی طلالہ کی آواز غائب ہو گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر نے آنکھیں کھول کر ناگ کی طرف دیکھا۔

ناگ نے کہا:

"ہمیں دیوی طلالہ کے مشورے پر فوراً عمل کرنا چاہیے۔"

عنبر اور ناگ مکان میں سے نکل کر جنگل میں آ گئے۔ جنگل کے سارے درخت برف سے ڈھکے ہوئے تھے۔ سخت ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ مگر انہیں زیادہ سردی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ وہ جنگل میں برف پر چلتے گئے جب جنگل ختم ہوا تو انہیں کنارے کے برف سے ڈھکے ہوئے درختوں کے نیچے ایک لکڑی کا کاٹیج دکھائی دیا۔ کاٹیج کا دروازہ بند تھا۔ عنبر نے دروازے پر دستک دی۔ اندر سے کسی بوڑھے شخص کی شفقت بھری آواز آئی:

"اندر آ جاؤ کنڈی کھلی ہے۔"

عنبر اور ناگ دروازہ کھول کر کاٹیج میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک چھوٹا سا کمرہ ہے جس کے آتشدان میں آگ جل رہی ہے۔ پاس ہی لکڑی کی کرسی پر ایک سفید ڈاڑھی والا بزرگ پادریوں ایسا لمبا چغہ پہنے۔ گلے میں صلیب لٹکائے بیٹھا کافی پی رہا ہے۔ اس کے ایک ہاتھ میں کھلی ہوئی بائیبل تھی۔ عنبر اور ناگ نے

سلام کیا اور ادب سے ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ بزرگ پادری کے معصومانہ چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

"میرے بچو! آؤ۔ بیٹھو۔ میں جانتا ہوں تم دونوں کو سردی نہیں لگتی۔ پھر بھی کافی حاضر ہے۔"

عنبر اور ناگ آتشدان کے آگے پڑی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ پادری صاحب نے انہیں لکڑی کے پیالوں میں کافی ڈال کر دی اور بولے:

"میں جانتا ہوں تم میرے پاس کس لیے آئے ہو۔ دیوی طلالہ نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔"

عنبر اور ناگ ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ واقعی یہ بزرگ بہت نیک اور روشن ضمیر تھے۔ وہ کچھ نہ بولے۔ بزرگ پادری نے کہا:

"تمہاری دونوں ساتھی عورتیں، کیتھی اور ماریا ایک ایسی زندہ لاش کے قبضے میں ہیں جس کو انسانی طاقت قابو میں نہیں کر سکتی۔"

عنبر اور ناگ اب پادری صاحب کا منہ حیرانی سے تکنے لگے۔

عنبر نے کہا:

"زندہ لاشیں؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہاں" بزرگ پادری بولے: "وہ ایک لاش ہے جو زندہ ہو گئی ہے یہ ایٹمی جنگ کا منحوس تحفہ ہے۔ اس کی طاقت کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔"

ناگ نے پوچھا:

"مگر حضرت جی! اس زندہ لاش نے کیٹی اور ماریا کو کس لیے قید کر رکھا ہے؟"

بزرگ پادری نے کہا:

"یہ زندہ لاش ایک انسانی عفریت ہے۔ وہ ایک لڑکی کی تلاش میں ہے۔ اس نے پانچ لڑکیوں کو قید کرنا ہے تا کہ ان پانچوں لڑکیوں کے جسموں کو ملا کر ایک لڑکی بنا دے گا۔ جو قد کاٹھ میں اس کے برابر ہو جائے گی۔ پھر وہ اسے اپنی دلہن بنائے گا۔ تم بڑے ٹھیک وقت پر میرے پاس آئے ہو۔ میں خود ان معصوم لڑکیوں کی جان بچانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔"

ناگ نے کہا:

"ہمیں کیا کرنا ہو گا؟ ہمیں حکم دیجئے۔ ہم کیٹی اور ماریا کے ساتھ ساتھ دوسری دو لڑکیوں کی

زندگی بچانے کو بھی بے تاب ہیں۔"

بزرگ پادری نے بائیبل کو چوم کر کارنس پر رکھ اور کہا:

"زندہ انسانی لاش کے پاس چاندی کے کیل ہیں ان کیلوں پر ایٹمی تابکاری نے ایسا اثر کیا ہے کہ وہ جس انسان کے جسم میں گاڑ دیں وہ بیہوش ہو کر سن ہو جاتا ہے۔"

عنبر بولا: "محترم بزرگ! آپ کو تو معلوم ہی ہو گا کہ میرے اندر غیر معمولی طاقت ہے۔ میں زندہ لاش کو تباہ کر کے رکھ دوں گا۔"

بزرگ پادری مسکرائے اور بولے:

"اگر یہ بات ہوتی تو دیوی طلالہ تمہیں میرے پاس نہ روانہ کرتی۔ تم زندہ لاش کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہاں چالاکی اور ہوشیاری سے اس کو ہلاک کر سکتے ہو۔"

عنبر نے پوچھا:

"وہ کیسے محترم؟"

بزرگ پادری فرمانے لگے:

"زندہ لاش کو پانچویں لڑکی کی تلاش ہے۔ چار لڑکیاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کی قید میں ہیں۔ اگر تم کسی طرح لڑکی کا بھیس بدل کر اپنے مکان میں جا کر بیٹھ جاؤ اور کھڑکی کھلی رکھو تو لاش تمہارے پاس آئے گی۔ تم مصنوعی وحشت کا اظہار کرنا۔ وہ تمہاری گردن میں چاندی کا کیل گاڑ دے گی۔ تم اپنی گردن کو نرم بنا لینا۔ تم بے ہوش نہیں ہو سکو گے۔ مگر تم یہی ظاہر کرنا کہ تم بے ہوش ہو چکے ہو۔ پھر یہ زندہ لاش تمہیں اٹھا کر اس جگہ لے جائے گی۔ جہاں پہلے سے چار لڑکیاں تابوتوں میں بیہوش پڑی ہیں۔ وہاں تمہیں ماریا اور کیٹی بھی مل جائے گی۔ اس کے بعد زندہ لاش اپنے قاتلانہ اوزار لینے اپنی کھوہ میں واپس جائے گی۔ اتنی دیر میں تم چاروں لڑکیوں کی گردنوں سے کیل نکال دینا۔ لڑکیاں ہوش میں آ جائیں گی۔ پھر تم انہیں سرنگ میں سے نکال کر میرے جھونپڑے میں آ جانا۔ اور ہاں اگر راستے میں تمہارا مقابلہ زندہ لاش سے ہو گیا تو یہ میری صلیب اپنی جیب میں رکھو۔ اس صلیب کا رُخ اس کی طرف کر دینا وہ پیچھے ہٹنا شروع کر دے گی:"

عنبر نے کہا:

"محترم بزرگ! میرے پاس غیبی شیشہ بھی ہے۔ میں اس کی روشنی سے زندہ لاش کو غائب کر سکتا ہوں:"

پادری مسکرائے: "یہی تمہاری بھول ہے۔ کبھی کبھی یہ چیزیں بھی بے کار ہو جایا کرتی ہیں۔ تمہارا غیبی شیشہ بھی زندہ لاش کو غائب نہیں کر سکے گا۔ اس کی طاقت کا تم اندازہ نہیں کر سکتے:"

عنبر نے کہا:

"لاش پیچھے ہٹتے ہٹتے باہر آ جائے گی۔ ظاہر ہے وہ میرا پیچھا کرے گی:"

پادری نے کہا:

"تم اسے لے کر میرے کاٹیج کی طرف آ جانا۔ زندہ لاش میرے کاٹیج میں داخل نہیں ہو سکتی۔ کیوں کہ یہ اللہ کا مجھ پر کرم ہے۔ تم لڑکیوں کو نکال کر یہاں تک لے آؤ۔ آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا اور ہاں۔ کیل کے نکلتے ہی ماریا غائب ہو جائے گی۔ ماریا سے کہنا کہ وہ فوراً زمین سے بیس فٹ اوپر اٹھ کر تمہارے ساتھ چلے اور زندہ لاش کے قریب آنے کی ہرگز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کوشش نہ کرے۔"

عنبر نے کہا:

"میں ایسا ہی کروں گا۔ اب مجھے بتائیے کہ میں عورت کا بھیس کہاں سے بدلوں؟ میرے پاس تو عورتوں کے کپڑے نہیں ہیں۔"

بزرگ پادری نے اٹھ کر ایک صندوق کھولا۔ اس میں زنانہ لباس پڑا تھا۔ انہوں نے لباس عنبر کی طرف بڑھا کر کہا:

"میری ایک بیٹی ہوتی تھی جو اللہ کو پیاری ہو چکی ہے۔ یہ اس کے کپڑے ہیں۔ وہ اپنے بالوں پر سنہری بال لگایا کرتی تھی۔ تم اس لباس کو پہن لو۔"

ناگ نے عنبر کی طرف دیکھ کر کہا:

"چلو عنبر بھائی! عورت بن جاؤ۔"

عنبر ذرا سا مسکرایا۔ پھر اس نے زنانہ لباس پہن کر سر پر سنہری بالوں کی وگ لگالی۔ وہ بالکل عورت لگنے لگا۔ بزرگ پادری نے کہا:

"اب تم اپنے مکان میں جا کر آتشدان کے پاس بیٹھ جاؤ جب رات کا اندھیرا پھیلے گا تو زندہ

لاش تمہارے مکان کی طرف آئے گی اور تمہیں عورت سمجھ کر تمہارے پاس آ جائے گی۔ اس کے بعد جو کچھ میں نے کہا ہے تم ویسے ہی کرنا۔"

عنبر نے بزرگ پادری سے مقدس صلیب لے کر اپنی جیب میں رکھ لی اور سلام کر کے اپنے مکان کی طرف چل پڑا۔ ناگ اسے مذاق کر رہا تھا۔

عنبر نے کہا:

"ناگ! یہاں تم کبھی مینڈک اور کبھی عقاب بن جاتے ہو ہم نے تمہیں کبھی مذاق نہیں کیا۔ میں تو انسان ہی بنا ہوں۔"

ناگ مسکرانے لگا۔ وہ مکان میں جا کر آتشدان کے پاس بیٹھ گئے۔ اور اپنے آئندہ پروگرام کے بارے میں غور کرنے لگے۔ ناگ نے عنبر کو ایک بار پھر تاکید کی کہ جس طرح بزرگ پادری نے کہا ہے اسی طرح کرنا۔

جب شام کا اندھیرا رات کی تاریکی میں ڈھلنے لگا تو ناگ عنبر کے پاس سے اٹھتے ہوئے بولا:

"میں اوپر والے کمرے میں جاتا ہوں۔ زندہ لاش جب تمہیں اٹھا کر لے گئی تو تم فکر مت کرنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں عقاب کی شکل میں تمہارے اوپر اوپر اُڑتا جاؤں گا اور تمہاری نگہبانی کرتا رہوں گا۔"

ناگ اوپر والے کمرے میں چلا گیا۔ عنبر نے کرسی کا رخ اس طرح کر لیا کہ باہر کھڑکی سے صاف نظر آتا تھا۔ اس کا میک اَپ اتنا زبردست تھا کہ قریب سے دیکھنے پر بھی وہ ایک خوبصورت صحت مند لڑکی ہی لگتا تھا۔ عنبر اب خاموشی سے بیٹھ کر زندہ لاش کا انتظار کرنے لگا۔ رات بے حد خاموش اور تاریک تھی۔ باہر ہلکی ہلکی برف گرنے لگی اور تیز ہوا کا شور بھی ہونے لگا۔ عنبر چپ چاپ آتشدان کے پاس بیٹھا لاش کا انتظار کر رہا تھا۔

دوسری طرف جب رات گہری ہو گئی تو زندہ لاش پانچویں لڑکی کی تلاش میں اپنے غار سے نکل کر جھیل کی سطح پر آ گئی۔ اس نے دور مکان میں موم بتی کی روشنی دیکھی تو اس طرف بڑھی۔ مکان کے قریب آ کر زندہ لاش نے برف ہٹا کر شیشے میں سے اندر دیکھا تو اس کے چہرے پر بڑی ڈراؤنی مسکراہٹ آ گئی۔ آتشدان کے پاس اسے ایک سنہری بالوں والی لڑکی بیٹھی کتاب پڑھتی نظر آئی۔ زندہ لاش کو پانچویں لڑکی مل

گئی تھی۔ اس پر مارے خوشی کے وحشت سوار ہو گئی۔ اس نے زور سے ہاتھ مار کر کھڑکی کو توڑ ڈالا اور غراتی ہوئی کمرے میں گھس آئی۔ عنبر اس کے لیے بالکل تیار بیٹھا تھا مگر وہ اداکاری کرتے ہوئے گھبرا کر کرسی سے اٹھ کر بھاگا۔ زندہ لاش نے اس کا راستہ روک لیا اور زور زور سے غرانے لگی۔ پھر عنبر نے دیکھتے دیکھتے لاش نے اپنے جسم میں سے چاندی کا ایک کیل نکال کر زور سے عنبر کی گردن کی طرف پھینکا۔

چاندی کا اینٹی کیل سیدھا آ کر عنبر کی گردن میں لگا۔ عنبر نے اپنی گردن کو پہلے ہی سے نرم کر رکھا تھا۔ کیل اس کی گردن میں گھس گیا۔ مگر وہ بے ہوش نہ ہوا۔ لیکن عنبر جان بوجھ کر بے ہوش ہو کر فرش پر دھڑام سے گر پڑا۔ زندہ لاش نے بے ہوش عنبر کو لڑکی سمجھ کر اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور کھڑکی کے راستے باہر نکل گئی۔

ناگ نے لاش کی غراہٹ اور کھڑکی ٹوٹنے کی آواز سن لی تھی اور وہ اوپر والی منزل کی کھڑکی میں کھڑا ہو گیا تھا۔ جونہی لاش عنبر کو کاندھے پر ڈالے باہر نکلی، ناگ نے عقاب کی شکل اختیار کی اور اوپر آسمان کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طرف اڑ کر رات کے اندھیرے میں منڈلانے لگا۔

زندہ لاش عنبر کو اٹھائے گرتی برف اور رات کی تاریکی اور ہوا کے شور میں جنگل سے نکل کر پہاڑی کے سامنے برف کے بڑے ڈھیر کے پاس آ گئی۔ اس نے برف کے ڈھیر کو ایک جگہ سے کھود کر شگاف کو کھولا اور عنبر کو لے کر اس کے اندر گھس گیا۔

ناگ بھی تیزی سے نیچے آیا۔ اس نے سیاہ چھوٹے سانپ کی شکل بدلی اور شگاف کے اندر داخل ہو گیا۔ اب وہ زندہ لاش کے پیچھے پیچھے رینگ رہا تھا۔ زندہ لاش کو سانپ کا علم نہیں ہو سکا تھا۔ وہ تہہ خانے کے مختلف کمروں سے گذر کر پائپ میں سے ہوتی ہوئی اس گول کمرے میں آ گئی جہاں پہلے سے چار تابوت پڑے تھے۔ ایک تابوت ابھی تک خالی تھا۔

ناگ رینگتا ہوا وہاں تک آیا مگر وہ گول کمرے کے دروازے کے باہر ہی اندھیرے میں دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گیا۔ اسے خطرہ تھا کہ زندہ لاش طاقتور ہے اگر وہ اندر گیا تو کہیں کسی مصیبت میں نہ پھنس جائے۔ زندہ لاش نے عنبر کو بھی لڑکی خیال کرتے ہوئے پانچویں تابوت میں بند کر دیا اور پھر زور سے ایک خوشی کی

فاتحانہ چیخ ماری۔ اپنے سینے پر ہاتھ مار کر اپنی کامیابی کو مسرت کا اظہار کیا اور گول کمرے میں سے باہر نکل گئی۔

جب زندہ لاش ناگ کے بالکل قریب سے ہو کر پائپ میں گھس کر دوسری طرف چلی گئی تو ناگ تیزی سے تابوتوں والے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس نے اندر جاتے ہی دیکھا کہ عنبر تابوت سے باہر سر نکالے ہوئے تھا۔

ناگ جلدی سے انسانی شکل میں واپس آ گیا۔

عنبر نے پوچھا:

"زندہ لاش کہاں ہے؟"

ناگ نے کہا:

"وہ میرا خیال ہے باہر نکل گئی ہے تم لڑکیوں کے ٹکڑے کر کے تمہاری ایک عورت بنانے کے لیے شاید اپنے اوزار لینے گئی ہے۔"

عنبر جلدی سے تابوت میں سے باہر نکل آیا۔ اس نے اپنے ارادے سے اپنی گردن سخت کی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی گردن میں گھسی ہوئی ایٹھی کیل اپنے آپ باہر آ کر گر پڑی۔ عنبر اور ناگ نے مل کر چاروں تابوت کھول ڈالے۔ ان میں سے دو تابوتوں میں کیٹی اور ماریا بے ہوش پڑی تھیں۔ ناگ اور عنبر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے ماریا کو فوراً پہچان لیا۔ کیوں کہ وہ اسے کئی بار عنبر غائبی حالت میں دیکھ چکے تھے۔ کیٹی بھی تابوت میں بے ہوش پڑی تھی۔ عنبر نے ان کی گردنوں میں دھنسی ہوئی دونوں کیلیں نکال دیں۔ کیلوں کے نکلتے ہی ماریا تو غائب ہو گئی اور کیٹی ہوش میں آ گئی۔

اب ان دونوں کی خوشبو بھی آنے لگی؛

کیٹی نے کہا؛

"عنبر اور ناگ تم؟ میں کہاں ہوں؟ یہ تابوت کہاں سے آ گیا؟"

ناگ نے کہا؛

"ماریا! تم ٹھیک ہو نا؟"

"ہاں ناگ بھیا! میں تم دونوں کے پاس ہی کھڑی ہوں۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے؟"

عنبر نے کہا؛

"بس یہ کچھ نہ پوچھو۔ خدا کا شکر ہے کہ ایک مرد بزرگ نے مدد کی اور ہم تمہیں زندہ لاش کے چنگل سے چھڑانے یہاں آ گئے۔"

کیٹی نے تابوت سے باہر نکلتے ہوئے کہا؛

"میرے خدا! کس قدر ڈراؤنی تھی زندہ لاش!"

ماریا نے بھی کہا؛

"خدا ایسی لاش پھر نہ دکھائے۔ کم بخت نے ہماری گردنوں میں کیل ٹھونک کر ہمیں بالکل ہی بے خبر کر دیا۔"

کیٹی بولی؛ "یہ لاش ہمارے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتی تھی؟"

ناگ نے کہا؛

"یہ سب کچھ تمہیں بعد میں بتائیں گے۔ اب ہمیں ان دو لڑکیوں کو بھی ہوش میں لا کر یہاں سے نکالنا ہے۔"

ماریا نے پوچھا؛

"لاش چلی گئی ہے نا؟"

عنبر نے کہا؛

"ابھی تک تو چلی گئی ہے مگر خطرہ ہے کہ وہ آ جائے گی۔"

"پھر کیا ہو گا؟" کیٹی نے پریشان ہو کر کہا؛

عنبر نے جیب سے صلیب نکال کر دکھائی اور بولا؛

"جب تک یہ صلیب میرے پاس ہے وہ ہمارے قریب بھی نہیں پھٹکے گی۔ میں ان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لڑکیوں کو ہوش میں لانے لگا ہوں ۔ مگر انہیں
ہمارے بارے میں زیادہ علم نہیں ہونا چاہیے
ماریا ۔ تم بھی ان پر اپنا آپ ظاہر مت کرنا ۔"
اس کے بعد عنبر نے مختصر لفظوں میں ماریا اور
کیٹی کو بزرگ پادری کے بارے میں سب کچھ بتایا
اور دونوں لڑکیوں کی گردنوں سے کیل نکال کر انہیں
بھی پھر سے زندہ کر دیا ۔ لڑکیاں آنکھیں ملتی ہوئی اٹھیں
اور اپنے آپ کو تابوت میں دیکھ کر خوف سے
تھر تھر کانپنے لگیں ۔

عنبر اور ناگ نے انہیں کہا :

"گھبراؤ نہیں ۔ جس زندہ لاش نے تمہیں یہاں
قید کیا تھا وہ بھاگ گئی ہے ۔ اب تم تینوں
آزاد ہو اور ہم تمہیں اس قبر سے نکال کر باہر
لے جا رہے ہیں ۔"

لڑکیاں بے حد خوف زدہ تھیں ۔ کیٹی نے بھی انہیں
تسلی دی اور یہ سب لوگ پائپ میں سے نکل کر
تہہ خانے کے ستونوں والے کمرے میں آ گئے ۔ یہاں سے
گذر کر جب وہ سرنگ میں پہنچے تو عنبر نے کہا :

"ذرا ٹھہرو ۔ میں دیکھتا ہوں کہیں وہ زندہ عفریت

یہاں کہیں چھپی ہوا نہ ہو ۔"

زندہ لاش وہاں نہیں تھی مگر جونہی عنبر کی گردن سے
کیل نکلا تھا زندہ لاش کو اس کا کھوہ میں اوزار تلاش
کرتے ہوئے پتہ چل گیا تھا ۔ زندہ لاش نے ایک کلہاڑا
اٹھایا اور کھوہ سے نکل کر برف کے ڈھیر والی غار
کی طرف بھاگنا شروع کر دیا ۔

عنبر اور ناگ غار میں سے باہر نکلنے کے لیے آگے
بڑھے ۔ تو کیٹی نے کہا :

"یہاں یہ سفید اور نیلے راکٹ اور پائپ دیکھ کر
ایسا لگتا ہے کہ خلائی سنٹر اسی جگہ بنا ہوا تھا مگر اب
یہاں کوئی انسان نہیں ہے ۔"

ناگ نے کہا :

"اس کی تحقیق بعد میں آ کر کریں گے ۔ پہلے ہم
بزرگ پادری کے محفوظ جھونپڑے میں تمہیں
پہنچا دیں ۔"

عنبر، ناگ ماریا اور کیٹی سب سے پہلے برف کے
شگاف میں سے باہر نکلے ۔ اس کے بعد تینوں سہمی ہوئی
لڑکیوں کو نکالا گیا ۔ وہ ابھی تک خوف سے کانپ رہی
تھیں ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جونہی یہ قافلہ بزرگ پادری کے کانچ نما جھونپڑے کی طرف بڑھا انہیں فضا میں ایک دہشت ناک چیخ سنائی دی۔ لڑکیوں کی چیخیں نکل گئیں۔ زندہ لاش دور سے ایک عفریت کی طرح بازو ہلاتی، غراتی، چیخیں مارتی ان کی طرف بڑھ رہی تھی۔

ناگ نے کہا:

"کیپٹن ان لڑکیوں کو اپنے پیچھے کر لو۔"

عنبر نے کہا،

"میں لاش کی طرف بڑھ رہا ہوں۔ تم سب لوگ میرے پیچھے رہنا۔ خبردار کوئی مجھ سے آگے نکلنے کی کوشش نہ کرے۔"

یہ کہہ کر عنبر نے جیب سے صلیب نکال کر اپنے سیدھے ہاتھ میں لے لی اور اس کا رُخ زندہ لاش کی طرف کر دیا۔ زندہ لاش وحشی عفریت کی طرح چیختی چلاتی کلہاڑی والا ہاتھ زور زور سے لہراتی عنبر ناگ کیپٹن کی طرف آ رہی تھی۔ اس کا شکار اس کے ہاتھ سے نکلا جا رہا تھا جس کی وجہ سے وہ سخت غضبناک تھی۔ لیکن جونہی وہ عنبر کے سامنے آئی تو صلیب کو دیکھ کر اس کے حلق سے ایک فلک شگاف چیخ نکلی اور وہیں رُک گئی۔

عنبر صلیب والا ہاتھ آگے کیے آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا۔ زندہ لاش نے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ کیپٹن ناگ اور لڑکیاں عنبر کے پیچھے پیچھے چلی آ رہی تھیں۔ وہ سہمی ہوئی ایک دوسرے کے ساتھ لگی تھیں۔ ماریا ان سے بیس فٹ کی بلندی پر تھی۔

عنبر کا رُخ جنگل کے کونے والے بزرگ پادری کے جھونپڑے کی طرف تھا۔ زندہ لاش برابر پیچھے ہٹ رہی تھی عنبر ذرا صلیب کو اوپر کرتا زندہ لاش چھلانگ لگا کر ڈر کر غراتی ہوئی پیچھے ہٹ جاتی۔

اسی طرح یہ لوگ پادری کے جھونپڑے کے پاس پہنچ گئے۔ عنبر نے کیپٹن سے کہا:

"کیپٹن ان لڑکیوں کو لے کر پادری صاحب کے جھونپڑے میں داخل ہو جاؤ۔"

رات کی گہری تاریکی میں جھونپڑے کے اندر آگ جل رہی تھی۔ بند کھڑکی کی درزوں میں سے ہلکی روشنی نکل رہی تھی۔ عنبر نے زور سے آواز دی:

"محترم بزرگ! ہم آ گئے ہیں۔"

پادری صاحب نے دروازہ کھول دیا اور لاش کی طرف اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی صلیب کا رُخ کر دیا۔ زندہ لاش

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے منہ سے بھیانک چیخ نکلی اور پادری صاحب کو دیکھ کر وہ اپنے سینے پر دونوں ہاتھ مارتی جنگل کے برف پوش درختوں کی طرف بھاگ گئی۔

پادری صاحب نے عنبر سے کہا:

"میرے بچو! اندر آ جاؤ۔"

جھونپڑے کی گرم فضا میں جاتے ہی لڑکیاں آتشدان کے پاس سہم کر بیٹھ گئیں۔ کیپٹن ناگ اور عنبر بھی ان کے قریب آ کر بیٹھ گئے۔ ماریا پہلے ہی جھونپڑی میں داخل ہو چکی تھی۔ پادری نے عنبر کے کاندھے پر شفقت سے ہاتھ رکھا اور کہا:

"شاباش! میرے بچے تو نے ان لڑکیوں کی جان بچا لی خدا تمہارا مددگار تھا اس نیک کام میں۔"

کیپٹن نے کہا:

"فادر! زندہ لاش ان لڑکیوں کو پھر سے پکڑ لے گی۔ وہ ابھی زندہ ہے۔"

پادری نے مسکرا کر صلیب کا نشان بنایا اور کہا:

"اس کا بندوبست بھی ہو جائے گا۔ پہلے تم لوگ کچھ کھا پی لو۔ ان لڑکیوں کو کھانے پینے کی ضرورت ہے۔"

لڑکیاں ابھی تک سمی ہوئی تھیں مگر پادری صاحب کے تسلی دینے سے انہیں کچھ حوصلہ ہوا۔ پادری صاحب نے انہیں ڈبل روٹی کے ساتھ گرم گرم کافی پلائی اور کہا:

"گھبراؤ نہیں میری بچیو! اب تم بالکل محفوظ ہو۔ یہاں وہ عفریت داخل نہیں ہو سکتا۔ ہم تمہیں تمہارے ماں باپ کے گھر پہنچا دیں گے۔"

لڑکیوں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ پادری صاحب نے انہیں گرم کمبل دے کر سلا دیا۔ اس کے بعد وہ عنبر ناگ کیپٹن سے باتیں کرنے لگے۔ پھر اپنے پیچھے منہ کر کے بولا:

"ماریا بیٹی! تم میرے پیچھے کیوں کھڑی ہو۔ سامنے آ جاؤ۔"

ماریا غائب تھی مگر پادری صاحب اسے دیکھ رہے تھے۔ ماریا ان کا شکریہ کرتے ہوئے سامنے آ کر بولی:

"مقدس فادر! آپ کی مہربانی نے مجھے دوبارا زندگی ملی ہے۔ مگر اس زندہ لاش سے دوسرے لوگوں کی زندگیاں بچانا بہت ضروری ہے۔"

کیپٹن نے کہا:

"ہاں مقدس باپ! جب تک زندہ لاش پھرتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہے گی۔ یہاں کے سب عورتوں کی زندگیاں خطرے میں رہیں گے۔"

ناگ بولا: "اس کو ٹھکانے کس طرح لگایا جا سکتا ہے؟"

بزرگ پادری نے کہا:

"ابھی تم لوگ آرام کرو۔ کیوں کہ زندہ لاش رات کو ہی باہر نکلتی ہے دن کو وہ چھپی رہتی ہے۔ کل ان لڑکیوں کو ان کے گھروں میں پہنچا کر پھر زندہ لاش کو ٹھکانے لگانے کے بارے میں تمہیں بتاؤں گا۔"

عنبر ناگ اور ماریا تو پادری صاحب کے قریب ہی آتشدان کے پاس بیٹھ گئے جب کہ لڑکیاں کمبل لپیٹ کر پاس ہی سوتی رہیں۔

جب صبح کی روشنی پھیلی تو سب اٹھ بیٹھے۔ زندہ لاش جنگل سے جا چکی تھی۔ لڑکیوں نے ناشتہ تیار کیا جو سب نے مل کر کھایا۔ عنبر ناگ نے یونہی دکھانے کے لیے تھوڑا بہت کھا لیا تھا۔

اس کے بعد پادری نے لڑکیوں کو ساتھ لیا اور انہیں ان کے گھروں کو چھوڑنے کے لیے چل دیے۔ جاتے ہوئے

وہ عنبر ناگ کیپٹن اور ماریا کو کہہ گئے کہ وہ کاٹیج کے اندر ہی رہیں۔ اگرچہ زندہ لاش دن کے وقت نہیں نکلتی مگر اس وقت چونکہ وہ غضب ناک حالت میں تھی اس لیے احتیاط ضروری ہو گئی تھی۔ ایک صلیب پادری صاحب اپنے گلے میں ڈال کر لے گئے اور دوسری صلیب کو کاٹیج کے دروازے پر لٹکا دیا گیا۔

لڑکیوں کو ان کے ماں باپ کے پاس چھوڑ کر پادری صاحب ایک گھنٹے بعد واپس آئے۔ کیپٹن ماریا اور عنبر ناگ ان کا انتظار کر رہے تھے۔ اب انہوں نے لوگوں کو زندہ لاش سے نجات دلانے کے بارے میں سوچنا شروع کیا۔

پادری صاحب بولے:

"اس زندہ لاش کو صرف ایک ہی طریقے سے ٹھکانے لگایا جا سکتا ہے۔"

"وہ کون سا طریقہ ہے فادر؟" کیپٹن نے پوچھا۔

پادری صاحب نے اپنا لبادہ گھٹنوں پر ڈال لیا اور آگ کے قریب ہو کر بولے:

"یہاں کے پہاڑوں میں ایک پُراسرار ناگن رہتی ہے اس کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہے کہ وہ کہاں رہتی ہے۔ صرف ناگ اسے ڈھونڈ سکتا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیوں کہ ناگ دیوتا ہے۔"

ناگ نے کہا:

"میں اسے بلا لوں گا مگر وہ کیا کرے گی؟

پادری کہنے لگا:

"یہاں سکلا برمانی پہاڑوں میں صدیوں سے رہنے کی وجہ سے سٹرومنی ناگن کے خاندان کے خون میں ایسی طاقت پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے سٹرومنی ناگن کا چہرہ آدھی رات کے وقت اگر وہ چاہے تو عورت کا بن جاتا ہے اس کے ساتھ ہی اس کے اندر ایک ایسا زہر پیدا ہو جاتا ہے کہ اگر وہ اس کی پھوار زندہ لاش پر پھینک دے تو زندہ لاش اس زہر کی گرمی میں پگھل جائے گی"

ناگ نے کہا:

"یہ کون سی مشکل بات ہے"

عنبر کہنے لگا:

"یہ کام تو ناگ سٹرومنی ناگن سے بڑی آسانی سے لے لے گا۔ وہ اس کے حکم پر آ جائے گی اور زندہ لاش کے جسم پر اپنے زہر کی پھوار

بھی پھینک دے گی"

کیپٹن اور ماریا نے بھی عنبر ناگ کی ہاں میں ہاں ملائی اور بڑی خوش ہوئیں کہ زندہ لاش اب ٹھکانے لگا دی جائے گی۔

مگر پادری صاحب کہنے لگے:

"اس میں ایک بہت بڑا خطرہ ہے"

"کون سا خطرہ؟" ناگ نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

پادری صاحب کہنے لگے:

"سٹرومنی ناگن جب زندہ لاش کے قریب جائے گی تو ناگن کا چہرہ انسانی عورت کا ہو گا۔ زندہ لاش کے جسم سے شدید تابکاری نکلتی ہے۔ ناگن کو زندہ لاش سے ایک خاص فاصلے پر رہنا ہو گا اگر وہ اس تابکاری کی زد میں آ گئی تو خود ناگن ہلاک ہو جائے گی اور پھر زندہ لاش کو ہلاک کرنے کی آخری امید بھی ختم ہو جائے گی اور کوئی اندازہ نہیں کر سکتا کہ پھر یہ زندہ لاش کیا تباہی مچائے گی؟"

کیپٹن نے پوچھا:

"کیا وہ دور سے زندہ لاش پر اپنے زہر کی پھوار پھینک سکتی ہے؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پادری نے کہا:

"یہی مشکل کام ہے۔ دور سے زندہ لاش پر زہر کی پھوار نہیں پھینکی جا سکتی اور قریب جانے سے خود ناگن کے ہلاک ہونے کا خطرہ ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ناگن زندہ لاش اور اپنے درمیان ایک خاص فاصلہ برقرار رکھے۔"

ناگ بولا: "میں ناگن کو تاکید کر دوں گا۔ اسے سمجھا دوں گا کہ وہ ایک خاص فاصلے پر رہ کر زندہ لاش پر حملہ کرے۔"

پادری نے کہا:

"اگر وہ یہ فاصلہ برقرار رکھ سکے تو بہتر ہوگا لیکن مصیبت یہ ہے کہ خود زندہ لاش اس کے قریب آ جائے گی۔"

پھر انہوں نے ناگ سے کہا:

"ناگ۔ بیٹا! تم شردمنی ناگن کو یہاں طلب کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کام آج ہی آدھی رات کو ہو جائے۔ کیوں کہ زندہ لاش آدھی رات کو ضرور نکلے گی۔ بلکہ ہو سکتا ہے وہ اندھیرا ہوتے ہی باہر نکل آئے۔"

ناگ نے کہا:

"میں ابھی شردمنی ناگن کو بلوائے لیتا ہوں۔"

یہ کہہ کر ناگ فرش پر بیٹھ گیا۔ عنبر، کیٹی، پادری اور ماریا اس سے تھوڑی دور بیٹھے تھے اور ناگ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ ابھی تھوڑی دیر میں وہاں ایک ایسی ناگن آنے والی ہے جس کا چہرہ آدھی رات کو عورت کا چہرہ بن جائے گا۔

ناگ نے منہ ہی منہ میں کچھ منتر پڑھ کر ایک ہلکی سی سسکار میں شردمنی ناگن کو آواز دی۔ چند سیکنڈ ہی گزرے ہوں گے کہ ایک پھنکار کی آواز آئی اور بند کاٹج کے اندر ایک سفید اور سرخ رنگ کا ایک گز لمبا سانپ اڑتے ہوئے چکر لگا دکھائی دیا۔ شردمنی ناگن آ گئی تھی۔ شردمنی ناگن نے ایک چکر لگایا اور ناگ کے سامنے آ کر کنڈلی مار کر بیٹھ گئی اور سر جھکا کر بولی:

"مقدس دیوتا! میں آپ کے حکم پر حاضر ہو گئی ہوں۔ فرمایئے میرے لیے کیا حکم ہے؟"

ناگ نے کہا:

"شردمنی ناگن! میں تم سے ایک ایسا کام لینے والا ہوں جو صرف تم ہی کر سکتی ہو۔"

ناگن سانپ بولا:

"یہ میری خوش قسمتی ہے۔ مجھے مقدس ناگ کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خدمت کر کے خوشی ہو گی آپ حکم کریں۔"

اب ناگ نے سانپ کی زبان میں شرومنی ناگن سانپ کو شروع سے آخیر تک ساری بات سمجھا دی۔

شرومنی ناگن نے کہا :

"زندہ لاش میرے زہر سے نہیں بچ سکے گی مقدس ناگ یہ بھلائی اور نیکی کا کام ہے۔ میں زندہ لاش کی تباہی سے انسانوں کو ضرور بچاؤں گی۔"

ناگ بولا: "مگر اس میں تمہاری جان جانے کا بھی خطرہ ہے۔"

شرومنی ناگن نے کہا :

"مجھے اپنی جان کی پروا نہیں مقدس ناگ۔"

ناگ نے کہا :

"نہیں شرومنی! یہ بات نہیں ہے۔ اگر تم زندہ لاش سے پہلے ہلاک ہو گئیں تو پھر زندہ لاش کی تباہی سے کوئی نہیں بچ سکے گا۔ اس لیے زندہ لاش کو ہلاک کرنا ضروری ہے۔"

اب ناگ نے شرومنی ناگن کو ساری بات ایک بار سمجھائی کہ زندہ لاش کے جسم سے تابکاری کی ہلاکت خیز شعاعیں نکلتی ہیں اور اسے زندہ لاش سے ایک

خاص فاصلے پر رہنا ہو گا۔

شرومنی ناگن نے کہا :

"مقدس ناگ! آپ بالکل فکر نہ کریں۔ میں زندہ لاش سے خاص فاصلے پر ہی رہوں گی اور اسے اس فاصلے کو عبور نہیں کرنے دوں گی۔"

ناگ نے کہا :

"تم آدھی رات سے کچھ پہلے میرے پاس آ جانا میں تمہارا انتظار کروں گا۔"

شرومنی ناگن نے سر جھکا کر کہا :

"جو حکم مقدس ناگ۔"

اتنا کہنے کے بعد شرومنی ناگن سانپ جھونپڑے کی فضا میں ایک چکر لگا کر غائب ہو گیا۔

پادری صاحب نے ناگ سے پوچھا :

"شرومنی ناگن تم نے اسے ساری بات سمجھا دی ہے نا؟ میں تمہاری زبان نہیں سمجھ سکتا۔"

ناگ نے پادری صاحب، عنبر ماریا اور کیٹی کو وہ گفتگو بتا دی جو اس کے اور شرومنی ناگن کے درمیان ہوئی تھی۔

"مجھے یقین ہے کہ شرومنی ناگن یہ کام کر لے گی اب ہمیں رات ہونے کا انتظار ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر، ماریا اور کیٹی خاموش ہو گئے۔

دن گذر گیا۔ رات آ گئی۔ برف پوش وادیوں میں اندھیرا چھا گیا۔ انہیں اب یہ خطرہ تھا کہ کہیں زندہ لاش آدھی رات سے پہلے نکل کر علاقے میں لوگوں پر موت بن کر نہ ٹوٹ پڑے۔ آدھی رات سے کچھ دیر پہلے انہیں دُور پہاڑیوں میں زندہ لاش کی بھیانک چیخ سنائی دی۔

پادری صاحب نے کہا:

"زندہ لاش نکل آئی۔ مگر ابھی تک شردمنی ناگن نہیں آئی۔"

ایک زناٹے کی آواز آئی اور شردمنی ناگن سانپ کی شکل میں آ گئی۔ اس نے ناگ کو سلام کیا اور بولی:

"مقدس ناگ! ابھی تھوڑی دیر میں جب آدھی رات ہو جائے گی تو میرا چہرہ عورت کا بن جائے گا۔ پھر میرے اندر وہ ہلاکت خیز زہر پیدا ہو جائے گا۔ جو زندہ لاش کو پگھلا کر رکھ دے گا۔"

ناگ نے کہا:

"زندہ لاش جنگل میں آ چکی ہے۔ ہم آدھی رات کا بے تابی سے انتظار کر رہے ہیں۔"

شردمنی ناگن کنڈل مار کر ناگ، عنبر، کیٹی، پادری اور ماریا کے سامنے فرش پر بیٹھ گئی۔ پادری صاحب نے گھڑی کو دیکھا۔ رات کے بارہ بجنے میں ابھی دو منٹ تھے۔ اچانک انہیں زندہ لاش کی چیخ سنائی دی۔ یہ چیخ پادری صاحب کے کاٹج کے بالکل قریب سے سنائی دی تھی۔ سب کی آنکھیں کھڑکی کی طرف اُٹھ گئیں۔

ناگ نے کہا:

"شردمنی! زندہ لاش قریب پہنچ چکی ہے۔"

شردمنی ناگن نے سانپ کی زبان میں کہا:

"میں بھی اپنے رُوپ میں آنے والی ہوں مقدس ناگ!"

ٹھیک رات کے بارہ بجے تو شردمنی ناگن کا چہرہ ان کے دیکھتے دیکھتے ایک ایسی عورت کا چہرہ بن گیا جس کا رنگ سیاہ تھا اور دو دانت سانپ کے دانتوں کی طرح باہر نکلے ہوئے تھے۔ ناگ نے کہا:

"زندہ لاش باہر آ گئی ہے۔ اب تم جاؤ اور بڑی ہوشیاری سے اپنا فرض بجا لاؤ۔"

اس کے ساتھ ہی زندہ لاش کی چیخ بلند ہوئی۔ یہ چیخ مکان کے سامنے والے درختوں میں سے بلند ہوئی تھی۔

شردمنی ناگن نے ناگ سے انسانی آواز میں کہا:

"میں جا رہی ہوں مقدس ناگ!"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ کہہ کر شردمنی ناگن جس کا سر انسان کا تھا مگر باقی کا دھڑ سانپ کا تھا۔ کاٹیج سے باہر نکل گئی۔

عنبر، کیپٹی، ماریا، ناگ اور پادری صاحب کاٹیج کی کھڑکی کے شیشے کے ساتھ لگ کر اندھیری رات میں آنکھیں کھول کر باہر دیکھنے لگے۔ رات کے اندھیرے میں برف کی سفید چادر دھندلی دھندلی دکھائی دے رہی تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ انسانی سر والا سانپ بڑی تیزی سے برف پر ایک طرف رینگتا جا رہا تھا۔ پھر اچانک سامنے کے درختوں میں سے بلند قامت دیو نما بھیانک شکل والی زندہ لاش نکل کر سامنے آ گئی۔ اس کی نظر شردمنی ناگن پر پڑ چکی تھی۔ عنبر ناگ پادری ماریا اور کیپٹی بے چینی سے یہ منظر دیکھنے لگے۔ زندہ لاش اپنے تیز ناخنوں والے ہاتھ پھیلائے شردمنی ناگن کی طرف بڑھی۔ شردمنی ناگن نے اپنا انسانی چہرہ اوپر اٹھا لیا اور آہستہ آہستہ زندہ لاش کی طرف رینگنا شروع کر دیا۔

○

پھر کیا ہوا، جاننے کے لیے قسط نمبر ۱۱۴
"ماریا طوفانی رات میں" پڑھیے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ ماریا کیپٹن اور خلا میں

اے حمید

نیا مکتبہ اقرا
۱۴- بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور-۸

PDFBOOKSFREE.PK